REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS
FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم   نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم   وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P. 67.

ولقد نصرکم اللّٰہ ببدرٍ وّانتم اذلّۃ

ہفت روزہ بدر قادیان

جلد ۲۲

شمارہ ۴۹

ایڈیٹر:- محمد حفیظ بقاپوری
نائب ایڈیٹر:- جاوید اقبال اختر

شرحِ چندہ
سالانہ ۱۰ روپے
ششماہی ۵ روپے
ممالکِ غیر ۲۰ روپے
فی پرچہ ۲۵ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN.

۱۰ ذی قعدہ ۱۳۹۳ ہجری   ۶ فتح ۱۳۵۲ ہش   ۶ دسمبر ۱۹۷۳ ع

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۴ فتح (دسمبر)۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق براستہ لنڈن جو تازہ ترین اطلاع مظہر ہے کہ حضور انور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

قادیان ۴ فتح۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ مع اہل و عیال بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ الحمد للہ۔

★ حضرت مولانا عبد الرحمٰن صاحب فاضل امیر جماعت احمدیہ قادیان مع جملہ درویشانِ کرام بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ الحمد للہ۔

قادیان ۳ فتح۔ آج رات موسمِ سرما کی پہلی بارش ہوئی۔ اور دن کے وقت بھی مطلع ابر آلود رہا اور وقفہ وقفہ سے بوندا باندی ہوتی رہی۔ عصر کے وقت دھوپ نکل آئی۔

★ جلسہ سالانہ کے سلسلہ میں ابتدائی انتظامات شروع ہو چکے ہیں۔ اللہ تعالیٰ تمام عازمین جلسہ سالانہ کو خیریت سے لائے اور ان کے اس سفر کو ہر طرح بابرکت کرے۔ آمین ٭

یورپ اور انگلستان کے تاریخی سفر سے

محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کی بخیر و عافیت مراجعت

احبابِ قادیان کی طرف سے امرتسر اور قادیان میں پُرتپاک خیر مقدم

قادیان ۳۰ نبوت (نومبر)۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کل رات یورپ و انگلستان کے سفر سے بخیر و عافیت مراجعت فرما ہو گئے ہیں۔ کل رات سوا گیارہ بجے قادیان دارالامان میں حضرت مولانا عبد الرحمٰن صاحب فاضل امیر جماعتِ احمدیہ قادیان کی سرکردگی میں درویشانِ قادیان نے احمدیہ محلہ میں آپ کا شاندار طریق پر پُرتپاک خیر مقدم کیا جبکہ اس سے پہلے سیدہ محترمہ بیگم صاحبہ محترم مرزا وسیم احمد صاحب اور بچگان مع چھ سرکردہ افرادِ جماعت نے امرتسر ہوائی اڈہ پر آپ کا پُرخلوص استقبال کیا۔

استقبالیہ کمیٹی کے فیصلہ کے مطابق محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کی بخیریت تشریف آوری کے موقعہ پر مقامی طور پر قادیان کے علاوہ امرتسر ہوائی اڈے پر آپ کا استقبال کرنے کا انتظام کیا گیا تھا جب اطلاع افغان ایر لائنز کا طیارہ امرتسر ہوائی اڈہ پر ½۶ بجے شام پہنچنے والا تھا۔ اس لئے استقبالیہ قافلہ مقررہ وقت سے قبل ہی سلسلہ کی کار اور جیپ کے ذریعہ امرتسر کے لئے روانہ ہو گیا۔ جس میں سیدہ محترمہ بیگم صاحبہ اور بچگان کے علاوہ مکرم جناب شیخ عبد الحمید صاحب عاجز۔ جناب ملک صلاح الدین صاحب وکیل المال تحریک جدید مکرم چوہدری فیض احمد صاحب ناظرِ بیت المال آمد اور مکرم مولوی محمد عبد اللہ صاحب نائب ناظر دعوۃ و تبلیغ مکرم چوہدری عبد القدیر صاحب محاسب صدر انجمن احمدیہ مکرم ملک بشیر احمد صاحب ناصر۔ اور مکرم چوہدری بدر الدین صاحب عامل جنرل سیکرٹری لوکل انجمن احمدیہ قادیان شامل تھے۔ جبکہ مکرم محمد یوسف صاحب گجراتی اور چوہدری عمر الدین صاحب دونوں کو علی الترتیب کار اور جیپ کو ڈرائیو کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ افغان ایر لائنز کا طیارہ لیٹ ہو جانے کے سبب ۹ بجے امرتسر ہوائی اڈہ پر اترا۔ پاسپورٹ کے اندراج اور دوسری ضروری کارروائی کے بعد تمام قافلہ محترم صاحبزادہ صاحب کی ہمرکابی میں امرتسر سے روانہ ہو کر ٹھیک سوا گیارہ بجے بسلامت قادیان پہنچ گیا۔ فالحمد للہ علیٰ ذٰلک۔

چونکہ رات کا وقت تھا اور سردی بھی سخت تھی اس لئے استقبالیہ کمیٹی کے فیصلہ اور انتظام کے مطابق مکرم ماسٹر محمد ابراہیم صاحب ریڈیو مکانک موٹر سائیکل پر بٹالہ گئے۔ چنانچہ جب قافلہ بٹالہ پہنچا تو تھوڑی دیر کے لئے اسی جگہ رکا، تا قادیان اطلاع ہو جائے۔ اسی دوران محترم صاحبزادہ صاحب نے بیرنگ کالج میں پڑھنے والے تین احمدی طلبہ کو بھی ملاقات کا شرف بخشا۔ اس وقفہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے مکرم ماسٹر محمد ابراہیم صاحب نے باوجود سخت سردی اور ٹھنڈی ہوا کے کچھ وقت پہلے ہی محترم صاحبزادہ صاحب کی تشریف آوری کی خوشخبری آسنائی فجزاہ اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔

قادیان میں استقبال کی تیاریاں

استقبالیہ کمیٹی محترم صاحبزادہ صاحب کی کامیاب مراجعت کی خبر پا کر صدر انجمن احمدیہ نے استقبال کا شایانِ شان انتظام کرنے کے لئے حسبِ ذیل کمیٹی کی تشکیل فرمائی۔

مکرم شیخ عبد الحمید صاحب عاجز (صدر)۔ مکرم چوہدری فیض احمد صاحب۔ مکرم چوہدری عبد القدیر صاحب۔ مکرم حکیم بدر الدین صاحب عامل اور مکرم مولوی محمد عبد اللہ صاحب نائب ناظر دعوۃ و تبلیغ (سیکرٹری)۔

استقبالیہ تقریب کے سلسلہ میں سپاس نامہ کی تیاری کے لئے مکرم ملک صلاح الدین صاحب مکرم چوہدری فیض احمد صاحب اور مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد کی کمیٹی تجویز کی۔

چنانچہ استقبالیہ کمیٹی کی ہدایت کے تحت مقامی احباب کی خوشی کے پیشِ نظر مکرم مولوی برکت علی صاحب انعام کی نگرانی میں مختلف ذیلی تنظیموں کی طرف سے پانچ الگ الگ خیر مقدمی گیٹ تیار کئے گئے۔ اس کے لئے ۲۹ نومبر کی صبح ہی سے کام شروع ہو گیا۔ چنانچہ حضرت مولوی عبد المغنی صاحب کی کوٹھی کے قریب جہاں محلہ احمدیہ شروع ہوتا ہے، پہلا گیٹ مجلس خدام الاحمدیہ قادیان کی طرف سے بنایا گیا۔ جسے سبز پتوں ٹہنیوں اور خوشنما پھولوں کے علاوہ بجلی کے رنگ برنگے قمقموں کے ساتھ آراستہ کیا گیا۔ محراب کے اوپر وسط میں خوش آمدید منجانب مجلس خدام الاحمدیہ قادیان کا قطعہ آویزاں تھا۔ جبکہ اسی طرز کا دوسرا گیٹ حضرت مولانا سید محمد سرور شاہ صاحب رضی اللہ عنہ کے مکان کے سامنے مدرسہ احمدیہ کی طرف سے بنایا گیا اور اسی طرح سجایا گیا۔ اس پر اَھْلًا وَّسَھْلًا وَّمَرْحَبًا از طرف مدرسہ احمدیہ کے الفاظ دیدہ زیب صورت میں محراب کے اوپر بجلی کے روشن قمقمے کے نیچے بڑے ہی بھلے دکھائی دے رہے تھے۔ تیسرا گیٹ حضرت بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی رضی اللہ عنہ کے مکان کے سامنے تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان کی طرف سے بنایا گیا تھا۔ اس گیٹ کی شان نرالی تھی جس میں رنگ برنگے بجلی کے جھلملاتے قمقمے دلکش منظر پیش کر رہے تھے۔ گیٹ کے محراب میں تین رنگوں میں انگریزی حروف میں

T.I. HIGH SCHOOL, WELLCOME QADIAN

لکھا آنکھوں کو خیرہ کر رہا تھا۔

چوتھا مگر پر وقار بڑا گیٹ مجلس انصار اللہ مقامی کی طرف سے احمدیہ چوک میں بنایا گیا تھا۔ اس پر سنہری حروف میں اھلًا و سھلًا و مرحبًا از طرف مجلس انصار اللہ قادیان لکھا ہوا تھا جو بجلی کے رنگ برنگے قمقموں میں اپنی بزرگانہ شان کا حامل تھا۔ چوک سے آگے بڑھ کر حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے مکان کے صدر دروازے پر ایک خوشنما ڈبہ آویزاں دکھائی دے رہا تھا جس میں سے بجلی کی روشنی شمالی جانب سے عربی حروف "قُدُوْمًا مُّبَارَکًا" اور جنوبی جانب سے "خوش آمدید" کی شکل میں چھن چھن کر نکل رہی تھی۔ یہ راقم الحروف ایڈیٹر بدر کے اہلِ خانہ کی پیش کش تھی۔ جبکہ اسی راستہ پر ذرا کر تھوڑی دور آگے دائیں جانب محترم بھائی عبد الرحیم صاحب دیانت درویش کی طرف سے بھی اسی طرز کے ایک ڈبہ پر "خوش آمدید" کے الفاظ بلب کی روشنی میں ان کے دلی جذبات کی ترجمانی کر رہے تھے۔ پانچواں گیٹ بڑی ہی شان کے ساتھ مسجد مبارک کے آہنی گیٹ کے سامنے صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے تھا۔ اس کی شان سب سے نرالی تھی۔ جو عظمت و وقار

(باقی دیکھئے صفحہ ۱۱ پر)

قادیان میں ایک پُروقار استقبالیہ تقریب
اور
محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کا بصیرت افروز خطاب

قادیان ۲ فتح (دسمبر)۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کی سفر یورپ و انگلستان سے بخیر و عافیت مراجعت پر استقبالیہ کمیٹی کی تجویز کے مطابق آج ساڑھے نو بجے صبح مسجد اقصیٰ میں زیر صدارت حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب فاضل امیر جماعتِ احمدیہ قادیان ایک پُروقار استقبالیہ تقریب منعقد ہوئی جس میں محترم صاحبزادہ صاحب کی خدمت میں صدر انجمن احمدیہ۔ تحریکِ جدید۔ وقفِ جدید اور لوکل انجمن احمدیہ اور احبابِ قادیان کی طرف سے ایڈریس پیش کیا گیا۔ ایڈریس کے جواب میں محترم موصوف نے معلومات سے پُر بصیرت افروز خطاب فرمایا۔ جو قریباً پونے تین گھنٹے جاری رہا۔ اس موقعہ پر صدر انجمن احمدیہ کے تمام دفاتر اور ادارہ جات میں تعطیل کر دی گئی تھی۔ احبابِ جماعت کے علاوہ پردہ کی رعایت سے خواتین نے بھی تمام کارروائی کو بڑی توجہ اور انہماک سے سُنا۔

تقریب کا آغاز مکرم مولوی بشیر احمد صاحب فاضل دہلوی مدرس مدرسہ احمدیہ کی تلاوتِ قرآنِ کریم سے ہوا۔ اور نظم مکرم ملک بشیر احمد صاحب ناصر نے نہایت خوش الحانی سے سُنائی جو درثمین سے حسبِ موقع چنیدہ اشعار پر مشتمل تھی۔

بعدہٗ مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد نے سب کمیٹی کی طرف سے تیار کردہ ایڈریس پڑھ کر سُنایا۔ اور اس کی ایک فریم کردہ کاپی محترم صاحبزادہ صاحب کی خدمت میں اسی وقت پیش کی گئی۔ (ایڈریس کا مکمل متن اسی پرچہ میں دوسری جگہ شائع کیا جا رہا ہے)

ایڈریس کے جواب میں محترم صاحبزادہ صاحب کا خطاب

محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے اپنے بصیرت افروز خطاب کو شروع کرتے ہوئے فرمایا:۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی ہدایت کے مطابق ۷ ستمبر کو آپ بزرگوں، بھائیوں، اور عزیز بچوں اور بہنوں کی پیار اور محبت کی دُعاؤں کے ساتھ رخصت ہو کر اسی روز یہاں کے وقت کے مطابق ۱۱½ بجے رات اور انگلستان کے وقت کے مطابق ۵½ بجے شام میں لنڈن پہنچ گیا تھا۔ جس ہوائی جہاز کے ذریعہ سفر کیا اس کا جہاز امرتسر اور لاہور ہوتے ہوئے کابل بدلنا پڑا۔ پھر کابل سے طہران۔ استنبول پہنچا۔ اس کے بعد پیرس سے ایک اور جہاز بدل کر انگلستان کے شہر لنڈن پہنچا۔ لنڈن ایئر پورٹ پر کچھ دیر انتظار کرنے کے بعد احمدیہ مسجد فضل لنڈن سے آئے ہوئے نائب امام مولوی عطاء المجیب صاحب راشد اور ان کے والد محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل اور دوسرے دوستوں کی معیت میں مشن ہاؤس پہنچ گئے۔ اسی روز سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بھی یورپ کے احمدیہ مشنز کا دورہ فرمانے کے بعد لنڈن مراجعت فرما ہونے والے تھے۔ حضور انور کا قیام چونکہ مشن ہاؤس میں تھا اس لئے وقتی طور پر میرے قیام کا انتظام محترم ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کے مکان پر کیا گیا تھا۔ حضور انور رات ۱۱½ بجے لنڈن تشریف لے آئے۔ خاکسار بھی جلد ہی حضور کی ملاقات کیلئے مشن ہاؤس حاضرِ خدمت ہو گیا۔ جب خاکسار یہاں پہنچا تو حضور نے ازراہِ شفقت معانقہ کا شرف بخشا۔ اسی موقعہ پر مجھے توفیق ملی کہ حضور ایدہ اللہ کی خدمت اقدس میں آپ سب احباب کا پُرخلوص سلام اور محبت کا پیغام پہنچایا اور حضور کا حالیہ سفر بابرکت ہونے کے لئے احباب کی پُرخلوص دعاؤں کا ذکر کیا۔ حضور نے اس کے جواب میں بڑی ہی شفقت اور محبت کے ساتھ سب احباب کو "وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ" فرمایا۔

دو دن بعد خاکسار کو بھی حضور انور ہی کے قریب مشن ہاؤس کے ایک کمرہ میں رہائش کے منتقل کر لینے کی سہولت حاصل ہو گئی۔ اس طرح حضور کی واپسی تک ۱۷ روز بیشتر اوقات حضور کی خدمت میں حاضر رہنے اور حضور کے کلمات طیبات سُننے کا موقعہ ملا۔ حضور کے ساتھ ناشتہ کرنے اور کھانا کھلانے کی سعادت بھی ملی۔ حضور کی اقتدا میں نمازیں ادا کرنے حضور کی مجالس میں بیٹھنے کا موقعہ ملا۔ جن میں حضور مختلف قسم کی مذہبی۔ جماعتی۔ نظام سلسلہ اور دیگر حالات کے متعلق گفتگو فرماتے۔ محترم صاحبزادہ صاحب نے بیان فرمایا کہ جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ حضور انور کا یہ سفر یورپ میں تبلیغِ اسلام کی توسیع اور بہتر طور پر ان لوگوں میں قرآن کریم کی اشاعت کے سلسلہ میں تھا۔ اس لئے حضور نے ذاتی طور پر اس امر کا جائزہ لیا کہ قرآن کریم کی اشاعت کے لئے وسیع پیمانہ پر پریس کہاں قائم ہو۔ اور کس کس ملک میں یہ پریس کس قسم کا ہو۔ چنانچہ حضور نے ایک کمپنی کا پریس پسند فرمایا ہے۔ اور انشاء اللہ عنقریب ایک بہت بڑا پریس ربوہ میں لگایا جانے والا ہے۔ جبکہ دوسرا بڑا پریس افریقہ میں لگایا جائے گا۔ اس طرح ایک خاص سکیم کے ماتحت قرآن کریم کی وسیع اور اعلیٰ پیمانہ پر اشاعت کا انتظام کیا جائے گا۔

محترم صاحبزادہ صاحب نے اپنا ولولہ انگیز بیان جاری رکھتے ہوئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حالیہ سفر انگلستان کے اختتام پر لنڈن میں جو خطبہ ارشاد فرمایا اس کا ذکر کر کے آپ نے بتایا کہ حضور نے اس خطبہ میں اس امر کا خصوصیت سے ذکر فرمایا کہ یورپ کے اندر قرآنِ مجید کی وسیع اشاعت کے لئے حضور ایک جامع سکیم جلسہ سالانہ ربوہ کے موقعہ پر بیان فرمانا چاہتے ہیں اور احباب کو تحریک کی کہ دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس سکیم میں برکت ڈالے۔ حضور نے فرمایا کہ یہ سکیم بہت بڑی ہے اور بہت پھیلی ہوئی ہے۔ اس لحاظ سے اس سال کا جلسہ سالانہ ربوہ بڑی اہمیت رکھتا ہے۔ اسی اہمیت کے پیشِ نظر حضور انور نے بیرونی ممالک خصوصاً یورپین ممالک کے احمدی باشندوں کو تحریک فرمائی کہ وہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں شریکِ جلسہ ہوں۔ ان کے علاوہ جو احمدی دوسرے ممالک سے جا کر وہاں بسے ہیں اور یا اپنے کاروبار کے سلسلہ میں وہاں رہائش رکھتے ہیں وہ بھی بکثرت آئیں۔ چنانچہ ایک خاصی تعداد انگلستان ہی سے جلسہ سالانہ ربوہ میں شرکت کے لئے بفضلہٖ تعالیٰ تیار ہو رہی ہے۔ خدا تعالیٰ سب کا سفر خیریت سے گزارے۔

اپنا بصیرت افروز خطاب جاری رکھتے ہوئے محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے حال ہی میں جاری فرمودہ اُن تحریکات کا ذکر فرمایا جو سائیکل رکھنے اور استعمال کرنے اور سب احبابِ جماعت کے غلیلیں رکھنے سے متعلق ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ امام کے کلام میں بڑی برکت ہوتی ہے۔ اور اس کی باتوں میں بڑی حکمت ہوتی ہے۔ خواہ ظاہرا طور پر وہ چھوٹی چھوٹی چیزیں دکھائی دیں۔ لیکن مخلصینِ جماعت کا یہ کام ہوتا ہے کہ امام کی آواز پر فوری لبیک کہیں۔ اور ان تحریکات پر عمل پیرا ہونے اور اُن کو کامیاب بنانے کی ہر ممکن کوشش کریں۔

آپ نے فرمایا، یہی دیکھ لیں حضور کئی ماہ پہلے ہی جماعت میں اس کی تحریک فرما چکے ہیں لیکن حالیہ عرب اسرائیل جنگ کے نتیجہ میں جو حالات سامنے آ رہے ہیں، ایک دُنیا خود بخود سائیکل کی سواری کی طرف متوجہ ہونے لگی ہے۔ آپ نے ہالینڈ کی مثال دیتے ہوئے فرمایا کہ ہالینڈ کا ملک عرب ممالک سے تیل اپنے یہاں درآمد کرتا اور پھر سارے یورپ کو سپلائی کرتا ہے۔ حال ہی میں جب عربوں نے ہالینڈ کو تیل دینا بند کر دیا تو وہاں کی حکومت نے اتوار کے روز پٹرول سے چلنے والی تمام پرائیویٹ کاروں کو چلانا بند کر دیا اور اس طرح وہاں کے لوگوں نے یا تو بسوں پر سفر کیا یا سائیکلوں پر۔ اسی طرح انگلستان میں بھی پٹرول کی کمی کے سبب سائیکل کی بڑی مانگ ہو گئی ہے۔ اور اس کی سیکری یکدم ڈبل ہو گئی ہے اور قیمتیں بھی بڑھ گئی ہیں۔

اسی طرح پچھلے دنوں حضور نے گھوڑے پالنے اور ان کی سواری کرنے کی تحریک جماعت میں فرمائی تھی۔ اب دنیا کے اندر ایسے حالات پیدا ہو رہے ہیں کہ ان کی اہمیت واضح ہونے لگی ہے آپ نے فرمایا کہ حضور نے ارشاد فرمایا تھا کہ امام ایک ڈھال ہے اس کی اوٹ میں کامیاب لڑائی کی جاتی ہے۔ اس لئے احبابِ جماعت کو حضور انور کی ان تحریکات کی حکمت اس وقت سمجھ میں آئے یا نہ آئے، حضور کی جاری کردہ تحریکات پر عمل کیا جانا ضروری ہے۔ اور اسی میں جماعت کیلئے برکت ہے۔

اپنے دل نواز خطاب کو جاری رکھتے ہوئے محترم صاحبزادہ صاحب نے انگلستان کے احمدیوں کے خلوص اور خدمتِ دین کے غیر معمولی جذبہ اور ان کی خدمات کا قدرے تفصیل سے ذکر کیا اور بتایا کہ وہاں پر چار پانچ ہزار کی نفری احمدیوں کی ہے جو اپنے اخلاص میں اپنی مثال آپ ہیں۔ حضور انور کے قیام انگلستان کے دوران ان فدائیوں نے جس طور پر دن رات خدمت کی اور حضور کی مجالسِ عرفان میں حاضر رہے اس کا ذکر کرتے کہ خود حضور انور نے بھی ان پر اظہارِ خوشنودی فرمایا۔ ان میں سے بعض خاندانوں کے افراد کی خاص طور پر تعریف فرمائی۔ یہ دوست جذبۂ خدمت و فدائیت میں نمایاں درجہ رکھتے ہیں۔ اسی طرح یورپ کے مشنوں کی جماعتوں کے احمدی احباب خصوصاً جماعت کوپن ہیگن۔ ڈنمارک۔ اور فرینکفورٹ (جرمنی) کے مخلصین کا ذکر فرمایا۔ خدا کے فضل سے ہماری سب یورپین جماعتوں کے افراد میں خلوص پایا جاتا ہے۔ سب نے اپنے اپنے رنگ میں حضور کے حالیہ سفر یورپ میں خدمت کا موقعہ پایا۔

محترم صاحبزادہ صاحب نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے بارہ میں بھی احباب کو بتایا کہ ربوہ میں کثرتِ کار اور جماعت کی غیر معمولی ذمہ داریوں کو بجالانے کے سبب حضور کی صحت کافی متاثر ہو چکی تھی۔ چنانچہ جب حضور انگلستان تشریف لائے تو وہاں کے رہنے والوں نے حضور کی کمزوریٔ صحت کو خاص طور پر محسوس کیا۔ لیکن تبدیلیٔ آب و ہوا کے ساتھ حضور کی صحت بعد میں پہلے سے اچھی ہو گئی۔ الحمدُ للہ علیٰ ذٰلک۔

یورپ کے مبلغین کا کہنا ہے کہ اس سفر کے دوران حضور انور جس قدر زیادہ مصروف رہے وہ نہایت درجہ تھکا دینے والی لگاتار مصروفیت تھی۔ مگر یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہی تھا کہ حضور کے مبارک چہرے پر ہمیشہ ہی بشاشت رہی۔ محترم صاحبزادہ صاحب نے فرمایا کہ جس کو خدا تعالیٰ ایسے عالی منصب پر فائز کرتا ہے،

(باقی دیکھئے ص۱۱ پر)

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے سفرِ یورپ کے کوائف

(محترم پروفیسر چودھری محمد علی صاحب ایم۔ اے۔)

فولنڈم کو روانگی اور واپسی

ہیگ ۱۸ر اگست۔ آج صبح ناشتے کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ Volendam (فولنڈم) تشریف لے گئے لیکن واپسی جلد نہ ہو سکی جس راستے جانا تھا وہاں ایک سرنگ (Coen Tunnel) میں ایک حادثے کے باعث ٹریفک معطل ہو گئی تھی۔ اور کاروں کی لائینیں لگی ہوئی تھیں۔ تقریباً ایک گھنٹہ کے انتظار کے بعد ایک اور راستے سے فولنڈم پہنچے۔ یہاں Old Dutch ریسٹورنٹ پر حضور نے دوپہر کا کھانا تناول فرمایا فولنڈم ایک خوبصورت گاؤں ہے جو سمندر کے کنارے آباد ہے۔ حضور مرکن میں بھی تشریف لے گئے۔ جہاں حضور ۱۹۷۰ء میں گئے تھے۔ شام چار بجے حضور مشن ہاؤس واپس تشریف لے آئے۔ ظہر و عصر کی نمازیں حضور نے جمع کر کے پڑھائیں۔

ملاقاتیں

اس کے بعد عام ملاقات ہوئی۔ ملاقات کرنے والوں میں غیر مسلم اور غیر از جماعت مسلمان بھی شامل تھے۔ مثلاً ڈاکٹر Spruyt (مع اہلیہ صاحبہ) جو ہمارے ہمسائے ہیں اور ڈینٹل سرجن ہیں۔ مذہباً عیسائی ہیں۔ ان کی اہلیہ صاحبہ نے حضرت سیدہ بیگم صاحبہ سلمہا کی خدمت میں تحفہ بھی پیش کیا۔ ڈاکٹر آر۔ بوئیک Dr. R. Boeke جو ہالینڈ کی بین الاقوامی مذہب کی کانگریس کے صدر ہیں مسز اور مسٹر سی بروگما MR. C. BRUGMA (ڈچ عیسائی) مسٹر سفن جان اونگ MR. SUFJAN OUONG ایک انڈونیشی غیر از جماعت مسلمان۔ مسٹر مشہود احمد زاشولا۔ ایک نائیجیرین طالب علم اور احمدی مسلمان مسٹر S. DENESAN ایس۔ ڈے نی سان۔ ایک ترک مسلمان۔ اسی طرح سوری نام (سابق ڈچ گی آنا) کے کچھ غیر از جماعت مسلمان۔ مسٹر ڈرک (ڈچ) ہیگ سے شائع ہونے والے HET VANDERLAND روزنامہ اخبار کا نامہ نگار۔ ایک ایرانی دوست مسٹر علیبی۔ اس کے علاوہ تیس احمدی افراد کو شرفِ ملاقات حاصل ہوا۔ اس دوران ڈاکٹر بوئیک صاحب سے جو ایمسٹرڈیم سے صرف حضور کی ملاقات کے لئے تشریف لائے ہوئے تھے، گفتگو ہوتی رہی۔

حضور کے ارشادات

حضور نے اسلام اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی عظمت پر تفصیل گفتگو فرمائی اور ان کے سوالات کے جواب دیئے۔

ڈاکٹر بوئیک صاحب کے ایک سوال کے جواب میں فرمایا کہ بنی نوعِ انسان کے باہمی جھگڑے صرف اور صرف ایک طریق سے دُور ہو سکتے ہیں اور وہ یہ ہے کہ تمام انسان ہمارے آقا و مولیٰ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع ہو جائیں۔ فرمایا کہ حضرت مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام بانیٔ سلسلہ احمدیہ کے ارشادات کے مطابق آج سے ایک صدی کے اندر دُنیا اسلام کے بہت قریب آجائے گی۔ اور اسلام انسان کے دل جیت چکا ہوگا۔ یہی جماعت دنیا کو ایک بنانے کے لئے اللہ تعالیٰ کے ہاتھ سے قائم ہوئی ہے۔ فرمایا، یا دُنیا اب اسلام کو قبول کرے گی۔ یا تباہ ہو جائے گی۔ فرمایا، کئی سو ہزار ملین رقوم اپنے اسلحہ جات پر خرچ ہوئیں۔ یہ بم اگر استعمال ہوئے تو دُنیا تباہ ہو جائے گی۔ نہ ہوئی تو اتنی بڑی رقم کا ضیاع ہوا۔ ڈاکٹر صاحب کے ایک سوال کے جواب میں فرمایا کہ دُنیا خوف سے ایک دوسرے کے قریب تو ہو رہی ہے لیکن محبت سے نہیں۔ نہ ہی فروتنی، عاجزی اور ایثار سے۔

حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کی وفات کے سلسلہ میں حضور ایدہ اللہ نے مکرم ڈاکٹر صاحب موصوف کو مسیح ناصری علیہ السلام کے کفن پر لٹریچر پڑھنے کا مشورہ دیا۔ اور ایک کتاب بھی منگوا کر دی۔

اسلام دل جیت کر پھیلے گا

پریس کے ایک نمائندے کے سوالات کے جواب دیتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ اسلام تلوار کے زور سے نہیں پھیلا۔ اسلام تو ایک مذہب ہے۔ حضور نے فرمایا ۱۹۶۷ء میں بھی سوال کیا گیا تھا تو میں نے جواب دیا تھا کہ اسلام تلوار سے نہیں بلکہ دل جیت کر پھیلے گا۔

فرمایا، اللہ تعالیٰ نے ہمسائے کے اتنے حقوق فرمائے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ خیال پیدا ہوا کہ شاید اللہ تعالیٰ ہمسائے کو وراثت میں بھی حصہ دار بنا دیگا۔ فرمایا ہر شخص دوسرے کا ہمسایہ ہے۔ کچھ دُور کے ہمسائے ہیں، کچھ قریب کے ہمسائے ہیں۔ اسی طرح تمام بنی نوع انسان ایک دوسرے کے ہمسایہ ہیں۔ فرمایا،

افسوس کہ انسان نے جوہری توانائی کے راز تو دریافت کر لئے۔ اور ایٹم بم بنا لئے۔ لیکن انسان نے ایک دوسرے سے محبت کرنا نہ سیکھا۔

ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے فرمایا کہ دنیا ایک ہو کر رہے گی۔ سچائی مان لے گی۔ اس لئے اپنے بچوں کو اس سچائی اور برکت کے قبول کرنے کے لئے تیار رکھیں۔ ملاقات کے دوران خواتین کو حضرت سیدہ بیگم صاحبہ سلمہا نے شرفِ ملاقات بخشا۔ اور ان کو تربیتی نصائح فرمائیں۔

حضور کے اعزاز میں ایک دعوت

شام آٹھ بجے حضور مکرم محمود ربانی صاحب کے ہاں کھانے کی دعوت پر تشریف لے گئے۔ محمود صاحب نے تیس افراد کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی تشریف آوری کی تقریب پر دعوت دی ہوئی تھی۔ مکرم محمود ربانی صاحب ہیگ میں ایک عرب ملک کے نمائندے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے مخلص احمدی ہیں۔

مکرم محمود ربانی صاحب کے ہاں جانے سے قبل اور ملاقاتوں کے بعد حضور نے رفیق و ہیر صاحب کے تین بچوں کے اسلامی نام رکھے یعنی حمید ناصر، عادنہ محمودہ۔ سلمیٰ شکری۔

امام عبد الحکیم اکمل صاحب۔ مکرم عبد العزیز جن بخش صاحب اور ان کی اہلیہ اور بچے۔ رفیق و ہیر صاحب اور ان کے بال بچے سب کے سب حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی تشریف آوری پر دن رات خدمت میں مصروف رہے۔ اللہ تعالیٰ ان کا یہ جذبہ قبول فرمائے۔ اور جزائے خیر دے۔ اور اس ملک میں اسلام کی قبولیت اور اشاعت کا ذریعہ بنائے آمین۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے لیکن حضور تھکے ہوئے ہیں۔ حضرت سیدہ بیگم صاحبہ سلمہا کی طبیعت بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

حضور تمام جماعت کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کی دُعا بھجواتے ہیں۔ اور دُعاؤں کی تاکید فرماتے ہیں۔

ہیگ سے روانگی

فرینکفورٹ ۲۲ر اگست ۱۹۷۳ء۔ آج صبح حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا ہیگ سے مع اراکین قافلہ نو بجے بعد دُعا فرینکفورٹ جرمنی کے لئے روانہ ہوئے روانگی سے قبل عزیز مکرم سید ولی احمد شاہ صاحب نے حضور کو یہ خوشخبری سُنائی کہ لندن سے خبر آئی ہے کہ ان کے ہاں بچی تولد ہوئی ہے حضور نے ازراہِ شفقت بچی کا نام فائقہ نوزیہ رکھا۔

روانگی آٹوباہن کے راستہ ہوئی۔ اترخت اور آرنہم تک ہالینڈ کا علاقہ ہے۔ بارڈر پر پاسپورٹوں کی سرسری چیکنگ ہوئی۔ سفنہر (ZEVENHAR) میں جہاں بارڈر ہے بعد ٹریفک ہے۔ لیکن چند منٹوں میں قانونی کارروائی مکمل کر دی جاتی ہے۔ بارڈر پر دوسری جانب ایلٹن ELTEN کا گاؤں ہے۔ جرمنی والے پاسپورٹ پر کوئی اندراج نہیں کرتے۔ پاسپورٹ چیک کرنے کے بعد قافلے کو جرمنی میں داخل ہونے کی اجازت مل گئی۔ آٹوباہن یعنی کھلی اور تیز رفتار ٹریفک کے لئے سڑک OBERHOUSEN اوبر ہاوزن اور COLOGN کولون سے ہوتی ہوئی BONN تک جاتی ہے۔ بان سے آگے بھی یہ سڑک جاتی تو ہے لیکن ہمارا راستہ بان سے آگے دریائے رائین کے بائیں کنارے کے ساتھ ساتھ سینٹ گور ST. GOAR بن جن BINGEN ہینز HAINZ کی طرف سے جاتا ہے۔ دریائے رائن کے دونوں طرف وسیع وادی اور پس منظر میں اُونچا پہاڑی سلسلہ ہے۔ جس پر جگہ جگہ قدیم زمانے کے قلعے اب تک موجود ہیں۔ دریا کے دونوں جانب بہت آباد علاقہ ہے۔ اور مکانات و کارخانہ جات کا ایک لمبا سلسلہ ہے جو ختم ہونے میں نہیں آتا۔ آبادی بہت گنجان ہے۔ اور قدم قدم پر جرمن قوم کی محنت اور جفاکشی اور ذہانت کا اقرار کرنا پڑتا ہے۔ دریا میں کشتیوں، جہازوں کی آمد و رفت کا ہر وقت تانتا بندھا رہتا ہے۔ وادی سرسبز ہے۔ زیادہ تر انگوروں کی کاشت کی جاتی ہے کہیں کہیں مکئی کے کھیت بھی نظر آئے۔ جرمنی میں داخل ہوتے ہی یہ احساس شدت سے پیدا ہوتا ہے کہ مہنگائی کے لحاظ سے یورپ کے ممالک میں سے ہے۔ مہنگائی تو ہالینڈ میں بھی تھی۔ لیکن جرمنی سے ہالینڈ کا کوئی مقابلہ نہیں۔ راستے میں آج کھانے کی بجائے

کافی اور سینڈوچ ST. GOAN میں کھائے۔ لیکن جب بل آیا تو بے حد حیرت ہوئی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارا ملک اب بھی دنیا کے سستے ترین ممالک میں سے ہے۔ چائے کی پیالی جو ہمارے ملک میں ۲۵ پیسے کی ملتی ہے یہاں اس کی قیمت تقریباً ۶ روپے ہے۔ اگرچہ یہاں کے لوگ کماتے بھی اتنا ہیں کہ ان کو اس مہنگائی کا احساس نہیں ہے اور جرمن سکہ ان کی محنت کی بدولت دُنیا کے مضبوط ترین سکوں میں سے ہے۔

مکرم امام فضل الٰہی صاحب انوری کی قیادت میں مکرم محمد شریف خالد صاحب۔ مکرم مرزا خلیل احمد صاحب عرفان احمد خان صاحب (معتمد خدام الاحمدیہ مغربی جرمنی) محترمہ قانتہ رؤف خان صاحبہ نائندہ لجنہ فرینک فرٹ سے ۸۰ کلومیٹر تک آٹو باہن پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استقبال کے لئے آئے ہوئے تھے۔ لیکن چونکہ آٹو باہن پر کاریں کھڑی نہیں کی جاسکتیں اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی آمد کے وقت کا پورا اندازہ بھی نہیں تھا۔ اس لئے ان سب کو واپس فرینک فرٹ جانا پڑا۔

فرینکفورٹ میں ورودِ مسعود

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز پونے دس بجے شام فرینک فورٹ کے مشن ہاؤس میں پہنچ گئے۔ یہاں ساٹھ سے زائد افراد نے اپنے پیارے آقا کو اَھْلًا وَّسَھْلًا وَّمَرْحَبًا اور السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ کہہ کر استقبال کا شرف حاصل کیا۔ استقبال کرنے والوں میں جرمنی، انڈونیشیا، ماریشس، عرب ممالک اور پاکستان کے احباب اور بہنیں شامل تھیں KORNBERG کورن برگ HIDELBERG بابن ہائم BOBENHEIM ہائیڈل برگ BREMEN بریمن، GOTZERBERG گوٹزبرگ سے احباب آئے ہوئے تھے۔ مشن ہاؤس کو رنگ برنگی جھنڈیوں سے آراستہ کیا گیا تھا۔ مسجد اور مشن ہاؤس صاف اور نکھرے ہوئے تھے۔ مسجد کے صدر دروازے پر جلی حروف میں خوش آمدید لکھ کر آویزاں کیا گیا تھا۔ مشن ہاؤس پہنچنے کے بعد حضور نے تمام دوستوں کو مصافحہ کا شرف عطا فرمایا۔ اس کے بعد حضور مسجد سے ملحق ہال سے اپنے خدام کے درمیان تشریف فرما ہوئے۔ فرمایا کہ اس وقت میری طبیعت پر سفر کی وجہ سے تکان کا اثر ہے اور چکر محسوس کر رہا ہوں۔

احباب سے مختصر خطاب

حضور نے خدام الاحمدیہ کے بیج (نشان) جو خدام نے لگائے ہوئے تھے ملاحظہ فرمائے نیز تمام دوستوں سے فرداً فرداً ان کے کام کی نوعیت کے بارے میں دریافت فرمایا۔ فرمایا آپ کی آمد کا اصل مقصد اسلام کی تبلیغ اور خدا تعالیٰ کے دین کی اشاعت ہونا چاہیئے۔ اس لئے آپ کا وجود اسلام کا صحیح اور سچا نمونہ ہونا چاہیئے۔ اس کے ساتھ ساتھ رزق حلال بھی کھانا چاہیئے۔ فرمایا کام کیسا ہی ہو اس میں کوئی عار نہیں محسوس کرنا چاہیئے۔ فرمایا، ہاتھ سے کام کرنے کی عادت اور رواج کو فروغ دینا چاہیئے۔ اس سلسلہ میں حضور نے چینیوں کا ذکر بھی فرمایا کہ وہ بے حد محنتی قوم ہے۔

آخر میں حضور نے فرمایا کہ سفر کی تھکاوٹ کے سبب میں نماز سے کچھ دیر قبل آرام کروں گا احباب کھانا کھالیں۔ اس کے بعد حضور تھوڑی دیر کے لئے اندرون خانہ تشریف لے گئے۔

حضور کی صحت

مغرب اور عشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائی گئیں۔ حضور نے نمازیں بیٹھ کر ادا فرمائیں۔ امام الصلوٰۃ بننے کی سعادت امام بشیر احمد رفیق صاحب کے حصے میں آئی۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ اور حضرت سیدہ بیگم صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ کی صحت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

احباب اپنے پیارے آقا کی صحت و سلامتی کے لئے دعائیں کرتے رہیں۔ حضور تمام جماعت کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، کہتے ہیں۔

ٹیلیویژن کے نمائندوں سے انٹرویو

فرینکفورٹ ۲۳ اگست۔ آج کا سارا دن حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بے حد مصروف رہے۔ صبح انفرادی ملاقاتیں ہوئیں۔ ساڑھے گیارہ بجے ٹیلیویژن والے کیمرے لیکر پہنچ گئے اور حضور سے درخواست کی کہ مسجد سے ملحق ہال میں سے گذر کر مسجد میں ٹہلتے ہوئے داخل ہوں۔ حضور نے فرمایا کہ جو سوالات وہ کرنا چاہتے ہوں میں بخوشی ان کا جواب دوں گا۔ لیکن تکلف سے فوٹو کھنچوانے کے لئے کیمرہ کے آگے چلنا مجھے پسند نہیں۔ فرمایا تکلف اور بناوٹ سے مجھے گھبراہٹ ہوتی ہے۔ چنانچہ حضور کرسی پر تشریف فرما ہوئے۔ انٹرویو کے بعد حضور نے ٹی۔وی سٹاف کو تقریباً ۴۵ منٹ تک اسلام کی تبلیغ فرمائی۔ شام کو حضور کا انٹرویو ٹیلیویژن پر دکھایا گیا اور خبر نشر کی گئی کہ حضور نے فرمایا ہے کہ جرمن لوگ بالآخر مسلمان ہو کر رہیں گے۔ ٹیلیویژن انٹرویو کا خلاصہ درج ذیل ہے:-

حضور نے فرمایا: میں ایک عاجز انسان ہوں۔ مجھے بناوٹ سے نفرت ہے۔ مگر میں اپنوں بیگانوں سب سے ایک جیسا پیار کرتا ہوں۔ اگر آپ کا فوٹو لینے کا مقصد صرف لوگوں کو پیغام پہنچانے کا ہے تو میں آپ کو بتا دینا چاہتا ہوں کہ میری مسکراہٹوں کا منبع صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔

اسلام یورپ میں ضرور پھیلے گا

فرمایا، آئندہ پچاس سال تک انشاء اللہ جرمن قوم اسلام قبول کرے گی۔ اسلامی نقطہ نظر اور سائنسی ترقی میں باہم کوئی تضاد نہیں۔ اس لئے ہمیں یقین ہے کہ ایک نہ ایک دن اسلام ضرور یورپ میں پھیلے گا۔ آئندہ زمانے میں آپ نہیں تو آپ کے بچے ضرور اسلام قبول کریں گے۔ میں نے عرصہ ہوا خواب میں دیکھا تھا کہ جرمن قوم کے دلوں پر لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ لکھا ہوا ہے۔ اس لئے مجھے یقین ہے کہ یہ قوم بالآخر ضرور مسلمان ہوگی (انشاء اللہ)

پریس کانفرنس میں خطاب

شام کو پریس کانفرنس ہوئی جس میں آٹھ نامہ نگار شامل ہوئے۔

پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے حضور نے فرمایا آج کل موسم نارمل نہیں ہمارے ملک میں بہت خطرناک طوفان آئے ہیں اور بہت جانی اور مالی نقصان ہوا ہے۔

ایک سوال کے جواب میں فرمایا کہ احمدیت اور عیسائیت کے درمیان وہی فرق ہے جو اسلام اور عیسائیت کے درمیان ہے۔ احمدیت اور اسلام ایک ہی حقیقت ہے۔ فرمایا، ہم یقین رکھتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سچے نبی تھے لیکن ہم یہ نہیں مانتے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام خدا یا خدا کے بیٹے تھے۔ دنیا میں روحانی انقلاب بھی آئے اور دنیاوی انقلاب بھی آئے۔ لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا لایا ہوا انقلاب سب سے بڑا اور آخری انقلاب تھا۔ ہر انقلاب کے لئے ضروری ہے کہ ارتقائی منازل سے گزرتے وقت صحیح اور مناسب قسم کے حالات اور آب وہوا اسے میسر آجائیں۔ ورنہ انقلاب ناکام ہو کر رہ جائے گا۔ حضور نے سرمایہ دارانہ انقلاب اور اشتراکی انقلاب کی مثالیں دے کر تفصیل سے بتایا کہ انقلاب کیلئے تدریجی مراحل میں سے کامیابی کے ساتھ گزرنا کس قدر ضروری ہے۔

اسلام کا انقلاب آخری انقلاب ہے

اس سوال کے جواب میں کہ کیا اسلام کے بعد بھی انقلاب آئے گا اور اسلام کے ارتقائی سفر کی کیا نوعیت ہے، فرمایا اسلام کا انقلاب آخری انقلاب ہے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے ساتھ دُنیا اپنے آخری دَور میں داخل ہو چکی ہے۔ اسلام نے بنی نوعِ انسان کے مسائل کو بحیثیتِ انسان حل کیا ہے۔ یہ حل قرآن کریم میں موجود ہے۔ اس انقلاب کا ارتقائی عمل چودہ سو سال سے جاری ہے۔ مقامی مسائل کو حل کرنے کے لئے مجددین آتے رہے۔ اب جبکہ بنی نوع انسان ایک ہو چکے ہیں اور ساری دُنیا کے مسائل مشترک ہیں، مہدی علیہ السلام کو تجدید دین کیلئے بھیجا گیا۔ تا ساری دُنیا کے جدید ترین مسائل کو قرآن کریم کی روشنی میں حل کیا جائے۔

اس زمانے میں آنے والے بعض مادی ذہنی اور معاشی انقلابات کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ ان کو صحیح ارتقائی عمل میسر نہ آسکا۔ لیکن اسلام کا لایا ہوا انقلاب انسانی دماغ کا پیدا وار نہیں ہے۔ یہ آسمان سے نازل ہونے والا انقلاب ہے۔ مجھے یقین ہے کہ پچاس سے سو سال کے اندر اندر اس آسمانی انقلاب کو دنیا عموماً اور جرمن قوم خصوصاً تسلیم کرے گی۔

جماعت احمدیہ پر کبھی سورج غروب نہیں ہوتا

اس سوال کے جواب میں کہ جماعت کے اخراجات کیسے پورے کئے جاتے ہیں فرمایا کہ ہر فرد اپنی آمدنی کا کم از کم ۱/۱۶ حصہ ادا کرتا ہے۔ جماعت کا ایک حصہ وہ بھی ہے جو ۱/۱۰ حصہ ادا کرتا ہے۔ اس کے علاوہ طوعی چندے کے لئے بھی ضرورت پڑنے پر اپیل کی جاتی ہے۔ فرمایا ایسی ہی اپیل میں نے مغربی افریقہ کے ممالک کے دورے کے موقع پر کی تھی، کہ ہمارے افریقن بھائیوں کا بھی حق ہے کہ وہاں میڈیکل سنٹر اور سکول کھولے جائیں۔ چنانچہ میری اپیل پر صرف جماعت انگلستان نے ۵۰،۰۰۰ پاؤنڈ پیش کر دیئے۔ اور ہم نے دو سال کے اندر اندر کم و بیش سولہ میڈیکل سنٹر اور اتنے ہی سکول افریقہ میں کھول دیئے فرمایا ہمارے مشن اور مراکز اور جماعتیں تقریباً دنیا کے ہر ایک ملک میں موجود ہیں اور آج ہم کہہ سکتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ پر کبھی سورج غروب نہیں ہوتا۔

ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے فرمایا، کہ اسلام کے پیش کردہ حل کے مطابق ہر شخص کی فطری صلاحیتوں کی پوری نشوونما کے لئے پوری سہولتیں مہیا کی جائیں گی۔ مثلاً ایک شخص میں پیداوار بڑھانے کی صلاحیت ہے۔ (جیسا کہ حضور کے ایک جرمن دوست کے بھائی نے عملاً ثابت کر دکھایا جو ایک مشہور صنعتی خاندان سے تعلق رکھتا تھا) تو اُسے

اس صلاحیت کی پوری نشو ونما اور اس کے استعمال کے مکمل مواقع مہیا کئے جائیں گے۔ لیکن اس کے نتیجہ میں جو آمد ہوگی اس کا اس سے تعلق نہ ہوگا۔

اس پر سوال کیا گیا کہ کیا اس سلسلہ میں کش مکش نہ ہوگی۔ فرمایا، نہیں۔ کیونکہ دل جیت لئے گئے ہوں گے۔ اور معاشرے کے ہر فرد کو اپنی دماغی صلاحیتوں کی پوری نشو ونما اور ان کے استعمال کے مواقع مہیا ہوں گے پریس کانفرنس نہایت خوشگوار ماحول میں ہوئی۔ اور ہر ہر قدم پر اتفاقِ رائے حاصل کر کے اور حضور اپنا نقطۂ نظر تسلیم کروانے کے بعد گفتگو کو آگے بڑھاتے رہے۔

انقلابی دَور میں عورت کا مقام

ایک خاتون نامہ نگار نے جو سوال کرنے میں سب سے پیش پیش تھی پوچھا کہ اُس انقلابی دَور میں عورتوں کا کیا مقام ہوگا۔ اور کیا انہیں ان کے حقوق حاصل ہوں گے؟ فرمایا کہ میں نے اس وقت تک ساری بحث میں مردوں یا عورتوں کے متعلق نہیں بلکہ انسانوں کے متعلق گفتگو کی ہے۔ اگر مرد اور عورتیں انسان ہیں تو ان کو ان کی فطری صلاحیتوں کے مطابق پورے مواقع میسر ہوں گے۔ اس میں مرد اور عورت کی تخصیص نہ ہوگی۔

اس سوال کے جواب میں کہ کیا جرمن قوم مسلمان ہو جائے گی؟ فرمایا کہ جرمن قوم کے مسائل کا حل صرف اور صرف اسلام پیش کرتا ہے۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ جرمن قوم کا حق ہے کہ وہ اپنے مسائل کو حل کرنے کے لئے اس حل سے فائدہ اٹھائے۔ اس لئے میرا یقین ہے کہ جرمن قوم بالآخر ضرور مسلمان ہوگی۔

پریس کانفرنس کے بعد مشن ہاؤس کے وسیع لان میں چائے کی دعوت دی گئی جس میں ایک سفیر اور دیگر عرب، جرمن اور پاکستانی اصحاب شامل ہوئے۔ اس موقع پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نہایت اچھوتے اور دل نشین پیرایہ میں اسلام کے محاسن بیان فرمائے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشاد کو واضح فرمایا جس میں حضور علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ میں اس صلیب کو توڑنے آیا ہوں جس نے مسیح کی ہڈیوں کو توڑا۔ اس پر شام کے رہنے والے ایک عرب مہمان بے ساختہ پکار اُٹھے کہ یہ نہایت حسین وجمیل اندازِ استدلال ہے جو تمام دنیا کے عیسائیوں کو خاموش کرانے کے لئے کافی ہے۔

اخلاص و محبت سے کام کرنیوالے کارکن

کل صبح روانگی ہے۔ مکرم امام فضل الٰہی انوری صاحب اور ان کے ساتھیوں سے جدائی کے تصور سے دل میں ایک طرح کی اداسی سی پیدا ہو رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو اپنی حفظ و امان میں رکھے۔ اور ان کے ذریعہ جرمن قوم کے دل اسلام کی قبولیت کے لئے کھول دے۔ مکرمی انوری صاحب کے علاوہ ہمارے جرمن بھائی ہدایت اللہ ہوبش، عزیزان فلاح الدین، رواح الدین، مسیح الدین، رفیع الدین۔ مکرم محمد اسماعیل خالد، مکرم عبدالرؤف خان، مکرم مرزا محمود احمد مکرم محمد شریف خالد عزیزان عرفان احمد خان۔ شکور بھٹی۔ شوکت پراچہ۔ قاضی مبارک احمد۔ مکرم عبدالہادی۔ مکرم اسلم شاد۔ ظفر صادق کرم الٰہی صاحب ن اور ان کے ساتھیوں نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی آمد سے پہلے اور دورانِ قیام نہایت اخلاص اور محبت اور شوق سے نہ دن کو دن سمجھا اور نہ رات کو رات۔ ہماری بہن قانتہ نے حضرت سیدہ بیگم صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ کی خدمت میں ہمہ وقت حاضر رہ کر دعائیں لیں۔ سب کارکنوں کے نام لینا ممکن نہیں اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر دے۔

حضور کی صحت

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی عام صحت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے لیکن سارا سارا دن سفر اور اس کے بعد سارا دن اور رات گئے تک کی انتہائی مصروفیت سے حضور پر تکان کا اثر ہے۔

حضرت سیدہ بیگم صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے خیریت سے ہیں۔ حضور تمام جماعت کے نام السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کا تحفہ بھجواتے ہیں۔

زیورک کو روانگی

زیورک ۲۴ راگست ۱۹۷۳ء۔ آج صبح دس بجے دعا کے بعد حضور فرینکفورٹ مشن ہاؤس سے زیورک (سوئٹزرلینڈ) کے مشن کے دَورے کے لئے روانہ ہوئے۔ احمدی بھائیوں اور بہنوں نے اپنے آقا ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور حضرت سیدہ بیگم صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ کو دلی دُعاؤں کے ساتھ الوداع کہا۔ اور مکرم امام انوری صاحب جماعت کے بعض احباب کے ہمراہ دُور تک مشایعت کے لئے آئے۔

راستہ فرینکفورٹ سے E 4 اور E 12 پر مان ہائم MANNHEIM ہائیڈل برگ۔ کارلزرو KARLSRUHE اور بادن بادن BADEN BADEN تک آٹوباہن یعنی کھلی اور تیز رفتار ٹریفک والی سڑک پر سے گزرتا ہے بادن بادن کے بعد آٹوباہن تو سیدھی زیورک کو چلی جاتی ہے لیکن حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بلیک فارسٹ میں سے گزرنے والے ذیلی راستے کا انتخاب فرمایا۔ یہ راستہ جرن بخ GERNBACK فرائڈن سٹاٹ۔ فرائی برگ۔ سے بازل تک جاتا ہے۔ اور دل کش اور خوش نما مناظر فطرت سے بھرپور ہے۔ اس کا چپہ چپہ دامنِ دل کو کھینچتا ہے۔ وادی یہاں کھل جاتی ہے جس کے بیچوں بیچ ندی بہتی ہے۔ موڑ مڑتے ہی نظارہ بدل جاتا ہے۔ پیش منظر میں چھوٹے چھوٹے صاف ستھرے اور خوبصورت گاؤں ہیں۔ یا سبزہ زار اور سبزہ زاروں میں کہیں کہیں بھیڑیں یا گائیں چرتی ہوئی نظر آتی ہیں۔ پس منظر میں گھنا جنگل ہے، جو وادی کے دونوں طرف پہاڑی سلسلہ کی چوٹیوں تک محیط ہے۔ راستے ہی میں سڑک کے کنارے کھانا کھایا جو مکرم انوری صاحب اور عزیزان فلاح الدین اور رواح الدین نے رات کو پکوا کر ساتھ دے دیا تھا۔ بازل BASEL سے جو مغربی جرمنی اور سوئٹزرلینڈ کی سرحد پر واقع ہے آٹوباہن شروع ہوتی ہے۔ بلیک فارسٹ کے راستے سڑک تنگ ہونے کے باعث اندازے سے زیادہ وقت خرچ ہوا۔ راستے میں کہیں کہیں حضور نے قدرتی مناظر سے لطف اندوز ہونے کے لئے توقف بھی فرمایا۔ GASTHOP میں چائے پی جہاں سکول کے بچوں کا ایک گروپ رُکا ہوا تھا۔ حضور کے ساتھ انہوں نے تصویر کھنچوائی۔ بچے ذہین اور باتمیز تھے۔ بعض نے بار بار سوال کئے کہ ہمیں ان کا ملک کس قدر پسند ہے! حضور کے متعلق بھی سوالات کئے اور اسلام کے متعلق بھی۔ اسلام کے متعلق جو تعلیم ان کو سکولوں میں دی جاتی ہے وہ پادریوں کے پیش کردہ اسلام کے مطابق ہے۔ بے حد جی کُڑھا کہ خدایا وہ دن کب آئے گا کہ اسلام کا حسین چہرہ اپنے اصل حسن وجمال کے ساتھ یہ لوگ دیکھ پائیں گے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ نے تو یہ بیڑا اٹھایا ہوا ہے کاش باقی مسلمان بھائی بھی اس کارِ خیر میں شریک ہو جاتے اور جماعتِ احمدیہ کو بُرا بھلا کہنے کی بجائے اسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق صدیوں کی پھیلائی ہوئی غلط فہمیوں کا ازالہ کرنے کی کوشش کرتے۔

زیورک میں حضور کا وُرودِ مسعود

مشن ہاؤس میں ساڑھے دس بجے شام پہنچے جہاں امام چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ مع بیگم صاحبہ وعزیزہ یحییٰ۔ مکرم شکور صاحب۔ مکرم شیخ ظفر احمد صاحب مکرم ڈاکٹر غفور قریشی صاحب، مکرم ڈاکٹر اسحٰق خلیل صاحب مکرم سید کلیم احمد شاہ صاحب۔ مکرم رفیق شاہ صاحب و بیگم صاحبہ اور دیگر احباب اپنے محبوب آقا ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استقبال کے لئے دیدہ و دل فرشِ راہ کئے ہوئے تھے۔ حضور نے تمام حاضر احباب کو شرفِ مصافحہ سے نوازا۔ عزیزہ یحییٰ نے حضور کی خدمت میں گلدستہ پیش کیا۔ حضور نے مشن ہاؤس کا ملاحظہ فرمایا۔ مسجد اور مشن ہاؤس اس طرح سجے سجائے اور صاف ستھرے تھے کہ دیکھ کر جی خوش ہوتا تھا۔ باہر سے سبز گنبد میں سے روشنی چھن چھن کر آ رہی تھی۔ اور راہ چلتوں کے لئے جنت نگاہ کا سامان پیش کر رہی تھی اور دعوتِ فکر دے رہی تھی۔

امام چوہدری مشتاق احمد صاحب کے ذریعے یوگوسلاویہ۔ آسٹریا۔ اٹلی اور سوئٹزرلینڈ کے رہنے والے ۲۸۵ افراد کو قبولیتِ اسلام کا شرف حاصل ہوا۔ خاص سوئٹزرلینڈ کی جماعت ابھی مختصر ہے۔ جرمنی کی جماعت کی بھی اب اچھی خاصی تعداد ہے۔ یہاں آکر احساس ہوتا ہے کہ امام مشتاق احمد صاحب باجوہ نے کس جواں ہمتی اور مجاہدانہ عزم کے ساتھ عیسائیت اور دہریت کے اس گڑھ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضور کے خلفاء کی قوتِ قدسی کے طفیل تبلیغ وارشاد کی شمع روشن کی ہوئی ہے۔ یہاں کے علمی طبقوں میں مشن کو خاص وقعت اور احترام سے دیکھا جاتا ہے۔

سوئٹزرلینڈ مشن کی اہمیت

سوئٹزرلینڈ کی اہمیت ویسے بھی اس لحاظ سے مسلّم ہے کہ نہ صرف یہاں فرانسیسی۔ جرمن اٹالین زبانوں کو قومی حیثیت حاصل ہے جن کے ذریعہ سے یورپ کے اکثر حصّہ تک کلمۂ حق کا ابلاغ ہو سکتا ہے بلکہ یہ ملک اس لحاظ سے بھی اہم ہے کہ اپنی بین الاقوامی غیر جانبداری کی وجہ سے مشرق ومغرب کا سیاسی اور مالی مرکز اور ذہنی سنگم ہے جو ہر دو عظیم جنگوں میں غیر جانبدار رہا۔ اور جہاں جنگ کے دنوں میں بھی تبلیغ اسلام کا فریضہ آسانی سے ادا کیا جا سکتا ہے۔ سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دُور بین آنکھ نے اس حقیقت کو بھانپ لیا تھا۔ اس خوبصورت مسجد اور مشن ہاؤس کی تعمیر حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی کے عہدِ خلافت سعادت مہد میں انجام پذیر ہوئی تھی۔ نماز اور کھانے کے بعد حضور تقریباً بارہ بجے شب تک خدام میں تشریف فرما رہے۔

حضور کی صحت

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور حضرت سیدہ بیگم صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ کی صحت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ لیکن سفر کی تکان کا اثر ضرور ہے حضور تمام جماعت کو

السَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

فرماتے ہیں اور دعاؤں کے لئے ارشاد فرماتے ہیں۔

★

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْد

سپاس نامہ

بخدمت حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہٗ اللہ تعالیٰ بموقع مراجعت از سفرِ یورپ

قابلِ صد احترام حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب زادَ مجدکُم!

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

آج اس نہایت مبارک اور پُرمسرت موقع پر ہم تمام اہلِ قادیان جو دل کی گہرائیوں سے آپ کے ساتھ محبت اور عقیدت رکھتے ہیں آپ کی خدمت میں پُرخلوص مبارکباد پیش کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے حضور سجداتِ شکر بجا لاتے ہیں کہ آپ خیر و عافیت اور صحت و سلامتی کے ساتھ مراجعت فرما ہوئے۔ الحمدللہ۔ آپ کی خدمت میں یہ ھدیۂ تبریک پیش کرنے والوں میں صدر انجمن احمدیہ۔ تحریک جدید۔ وقفِ جدید۔ لوکل انجمن احمدیہ اور لجنہ اماء اللہ کے تمام افراد یکساں جذباتِ خلوص و محبت کے ساتھ شامل ہیں۔

رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے جب حضرت سلمان فارسیؓ کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر یہ فرمایا تھا کہ " لَوْ کَانَ الْاِیْمَانُ مُعَلَّقًا بِالثُّرَیَّا لَنَالَہٗ رَجُلٌ اَوْ رِجَالٌ مِنْ ھٰؤُلَاءِ ۔" تو حضور صلعم کی دُوربین نگاہیں یقیناً چودہ صدیوں کے دبیز پردے کو چیرتی ہوئی ہمارے اس دَور کے ابنائے فارس کو دیکھ کر شادماں ہو رہی ہوں گی کہ میری امت کے یہی وہ اولوالعزم انسان ہیں جو ثریا پر لٹکتے ہوئے ایمان کو واپس لانے کے لئے اپنی زندگیوں کے تمام لمحات صرف کر دیں گے۔ اور پھر جب سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام کو یہ الہام ہو رہا تھا کہ " خُذُوا التَّوْحِیْدَ التَّوْحِیْدَ یَا اَبْنَاءَ الْفَارِسِ " تو اس وقت فرمانِ آسمانی سے گویا یہ اعلان ہو رہا تھا کہ آج وہی وقتِ موعود آن پہنچا ہے جسے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پاک نگاہوں نے دیکھا اور آپ کی زبانِ مبارک نے متعین فرمایا تھا، کہ اے سونے والو! جاگو کہ اب احیائے دینِ اسلام کا دَور شروع ہوتا ہے۔ اور اے مایوسیوں کا شکار ہونے والو! تمہیں خوشخبری ہو کہ اسلام کی سربلندی کے نقیب عالَمِ وجود میں آ چکے ہیں اور احیائے دین کا کام شروع ہو چکا ہے۔

پھر سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کے موعود فرزند سیّدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا وہ تاریخی مکتوبِ گرامی! اے ہمارے محترم صاحبزادہ صاحب! حدودِ ہندوستان کے اندر احیائے دین کے عظیم الشان کام کے لئے آپ ہی کو مخاطب کر رہا تھا کہ ان حدود میں اشاعتِ اسلام کا مقدس فریضہ آپ کے سپرد کیا گیا ہے۔ یہ وہی مکتوب تھا جس میں حضرت سیٹھ عبداللہ الٰہ دین صاحب رضی اللہ عنہ جیسی قربانی کا اعلیٰ جذبہ رکھنے والی شخصیت کو بھی مخاطب کیا گیا تھا۔ اور اس بات میں کوئی شک بھی نہیں ہو سکتا کہ آپ نے ان سارے پیغامات و ارشادات کو اپنے دامن میں باندھا۔ اور اللہ تعالیٰ کے فرمودہ اور رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کو پورا کرنے میں اہم ترین رول ادا کیا ہے۔ اور آسمان پر آپ کے اسی قابلِ رشک کردار کی قبولیت کا یہ ثبوت ہے کہ حضرت مسیح موعودؑ کے موعود نافلہ سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے زرّین عہدِ خلافت میں آپ کو تبلیغ و اشاعتِ دین کی اعلیٰ ترین تربیت کے لئے اللہ تعالیٰ نے سفرِ یورپ کا تاریخی موقع بہم پہنچایا۔

اس تاریخی سفر میں آپ نے جہاں اپنے آقا کی زیارت اور ملاقات کا شرف حاصل کیا وہاں آپ کو بے شمار نئے تجربات بھی حاصل ہوئے۔ آپ نے دُعاؤں کے خاص مواقع بھی پائے۔ کیونکہ اس طویل سفر میں یورپ کے رُوحانی انحطاط و زوال کو دیکھ کر آپکا دِل یقیناً پگھلا ہوگا۔ اور آپنے اسلام کی موعودہ نشأۃِ ثانیہ کے قریب تر آنے کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور ایک گداز دِل کے ساتھ التجائیں کی ہوں گی۔ لیکن پونے تین ماہ کے اس طویل سفر میں آپ جہاں بھی تشریف لے گئے یقین فرمائیے کہ ہم تمام اہلِ قادیان کی دُعائیں آپ کی ہم سفر رہیں۔ اور ہمارے قلوب آپ کی یاد سے معمور رہے۔

اس لئے کہ آپ خاندانِ مقدس کی طرف سے ہمارے لئے ایک نہایت بیش قیمت ارمغان ہیں۔ اس لئے کہ آپ ہم میں سے ہر ایک خادم کے ساتھ ایک بزرگانہ محبت رکھتے ہیں۔ آپ نے ہم میں سے ہر ایک مبتلائے رنج و محن کے درد کو بانٹ لینے کی ہمیشہ کوشش کی ہے۔ آپ نے ہم میں سے ہر ایک کے زخموں کے لئے تسکین بخش مرہم کا سامان فرمایا ہے۔ اور ہم میں سے ہر ایک نے آپ کی اصابتِ رائے سے فائدہ اٹھایا ہے۔ ہم نے آپ کے حلم اور بُردباری سے سبق سیکھا۔ اور آپ کی ہمدردی اور شفقت سے وافر حصہ پایا اور آپ نے علم و عمل کی راہوں میں ہمارے لئے چراغ روشن کئے۔

اِن اخلاقی اقدار کے علاوہ آپ نے نظامِ سلسلہ کے احترام۔ امارتِ مقامی کے بے مثال احترام اور خلافتِ حقہ کے ساتھ وابستگی کے عظیم الشان مظاہر کے ذریعہ ہمارے لئے جو راہیں متعین کیں اُن کے باعث ہم سب کی گردنیں آپ کے احسان کے بوجھ سے دبی ہوئی ہیں۔

آپکے اخلاقِ حمیدہ کی گرویدگی ہی تھی کہ پونے تین ماہ کے اس عرصہ میں ہمارا تصور آپکا تعاقب کرتا رہا۔ اور ہماری یادوں کا قافلہ آپ کے نقوشِ قدم پر قدم رکھتا ہوا آپ کے پیچھے رواں دواں رہا۔ ہم یہ بھی یقین رکھتے ہیں کہ اس سفر میں آپ کو اہلِ وفائے قادیان میں سے ہر شخص باری باری یاد آیا ہوگا۔ اور آپنے اعماقِ قلب سے ہمارے لئے دعائیں کی ہوں گی۔ آپ کا دل ہمیشہ کی طرح یہ سوچ کر تڑپا ہوگا کہ آپ کی غیر حاضری میں خدا جانے کون کون گرفتہٗ آلام آپ کا منتظر ہے۔ کون کون بیمار آپ کی دِلی ہمدردیوں کا مستحق ہے۔ کس کس کی دستک انتظار میں ہے کہ آپ تشریف لائیں تو آپ کے دروازے سے متصل ہو جائے۔

آپ نے سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی زیارت و ملاقات کر کے بے شمار برکات سے اپنی جھولی بھری۔ آپ نے مسجد فضل لنڈن میں قیام فرما کر اُن سفید پرندوں کو دیکھا جنہیں عالمِ کشف میں آپ کے قابلِ احترام و فخر داداجان نے پکڑا تھا۔ آپ نے یورپ کے احمدیہ مشنوں کو دیکھ کر اندازہ فرمایا کہ کس طرح مجاہدینِ احمدیت نے سر بکف اور قرآن بدست اُن تثلیث کدوں میں خدائے واحد کے نام کو بلند کر کے ان کی گردنیں رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں جھکا دیں۔ آپنے ان قربانیوں کو احمدیہ مساجد کی صورت میں متجسّم دیکھا جو ہماری جماعت کے مردوں اور خواتین نے امامِ وقت کے حضور پیش کیں، اور جو اسلام کی عظمت کا نشان بن گئیں۔ آپنے بے شمار تجربات حاصل کئے کہ کس طرح اسلام اپنی رُوحانی یلغار سے کفر کے قلعوں کو مسمار کرتا ہے۔ آپ ان تمام تجربات کو آئندہ میدانِ تبلیغ و اشاعت میں بروئے کار لائیں گے۔ اور ہم سب دُعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کی بہترین رہنمائی فرمائے۔ اور اپنے فرشتوں کو آپ کی تائید و نصرت پر لگائے۔

لیکن اے ہمارے محترم اور قابلِ عزّت و فخر وجود! آپ دیکھئے تو صدر انجمن احمدیہ۔ تحریکِ جدید اور وقفِ جدید کے تمام ممبران اور کارکنان، لجنہ اماء اللہ کی تمام بہنیں اور ناصرات کی تمام بچیاں اِس وقت آپ کے سامنے مجسّم انتظار بن کر آپ سے اپنی تجربات اور سفر کے کوائف اور حضور انور کی صحت و عافیت معلوم کرنے کے لئے بیتاب ہیں۔ آپ سٹیج پر تشریف لائیے کہ ہم سب کی نگاہیں آپ کی زیارت کو ترس رہی ہیں۔ آپ کچھ فرمائیے کہ ہم سب ہمہ تن گوش ہیں۔

زندہ باد حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب
زندہ باد نافلۂ مسیح الزمان علیہ السلام
زندہ باد قادیان کی رُوحِ رواں
وَکَانَ اللّٰہُ مَعَکُمْ

ہم ہیں آپکے خدّام
مہجور اہلِ قادیان

اتحاد بین المذاہب اور امنِ عالم کے بارہ میں احمدیت کے اُصولوں کی فتح

ڈاکٹر رفیق زکریا وزیرِ صحت حکومت مہاراشٹر کا اعتراف ۔!!

(از مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی فاضل انچارج احمدیہ مسلم مشن بمبئی)

(۱)

قرآن مجید ایک مکمل اور دائمی شریعت ہے۔ قرآن مجید نے اتحاد بین المذاہب اور امنِ عالم کے قیام کے سلسلہ میں یہ رُوح پرور تعلیم دی :-

(ل) وَاِنْ مِّنْ اُمَّةٍ اِلَّا خَلَا فِيْهَا نَذِيْرٌ (فاطر ع ۳)

(ب) وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِيْ كُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوْلًا (نحل ع ۵)

کہ خدا تعالیٰ نے دُنیا کی ہر قوم اور اُمت میں کوئی نہ کوئی نبی اور رسول بھیجا ہے۔ الآیۃ۔ بعض نبیوں اور رسولوں کا نام قرآن مجید میں ہے اور بعض کا نام مذکور نہیں۔ جیسا کہ فرمایا

مِنْهُمْ مَّنْ قَصَصْنَا عَلَيْكَ وَمِنْهُمْ مَّنْ لَّمْ نَقْصُصْ عَلَيْكَ ۔ (المومن ع ۸)

یعنی بعض رسولوں کا ذکر ہم نے تیرے سامنے کر دیا ہے اور بعض کا ذکر ہم نے تیرے سامنے نہیں کیا۔ ہاں اصولی رنگ میں سب قوموں کے اندر خدا تعالیٰ کی طرف سے کسی نہ کسی مصلح و ریفارمر کی بعثت پر ایمان لانا اور ان سب کی عزت و احترام کرنا قرآن مجید نے مسلمانوں کے لئے لازم قرار دیا ہے۔

آج سے قریباً پون صدی قبل حضرت مرزا غلام احمد قادیانی بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام نے قرآن مجید کی متذکرہ بالا تعلیمات کی روشنی میں دُنیا کے مذاہب اور اقوام کے درمیان باہمی اتحاد و اتفاق کے لئے اس اصل کو یوں پیش فرمایا کہ

(ل)۔ "یہ اصول نہایت پیارا اور امن بخش اور صلح کاری کی بنیاد ڈالنے اور اخلاقی حالتوں کو مدد دینے والا ہے۔ کہ ہم اُن تمام نبیوں کو سچا سمجھ لیں۔ جو دنیا میں آئے خواہ وہ ہند میں ظاہر ہوئے یا فارس میں چین میں یا کسی اور ملک۔ خدا نے کروڑہا دلوں میں ان کی عزت و عظمت بٹھا دی۔ اور ان کے مذہب کی جڑ قائم کر دی۔ اور کئی صدیوں تک وہ مذہب چلا آیا۔ یہی اصول ہے جو قرآن نے ہمیں سکھایا۔ اس اصول کے لحاظ سے ہم ہر ایک مذہب کے پیشوا کو جن کی سوانح اس تعریف کے نیچے آ گئی ہیں عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں گو وہ ہندوؤں کے مذہب کے پیشوا ہوں یا فارسیوں کے مذہب کے یا چینیوں کے مذہب کے یا یہودیوں کے مذہب کے یا عیسائیوں کے مذہب کے۔" (تحفہ قیصریہ ص ۱۰ مطبوعہ ۱۸۹۷ء)

(ب) "واضح ہو کہ راجہ کرشن جیسا کہ میرے پر ظاہر کیا گیا ہے درحقیقت ایک ایسا کامل انسان تھا جس کی نظیر ہندوؤں کے کسی رشی اوتار میں نہیں پائی جاتی۔ اور اپنے وقت کا اوتار یعنی نبی تھا جس پر خدا کی طرف سے رُوح القدس اترتا تھا۔ وہ خدا کی طرف سے فتحمند اور با اقبال تھا جس نے آریہ ورت کی زمین کو پاپ سے صاف کیا۔ اور اپنے زمانہ کا درحقیقت نبی تھا۔ جس کی تعلیم کو پیچھے سے بگاڑ دیا گیا۔ وہ خدا کی محبت سے پُر تھا۔ اور نیکی سے دوستی اور شر سے دشمنی رکھتا تھا۔" (لیکچر سیالکوٹ)

(ج) حضرت مرزا صاحب نے اس سلسلہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث "كَانَ فِي الْهِنْدِ نَبِيًّا اَسْوَدَ اللَّوْنِ اِسْمُهٗ كَاهِنًا" (تاریخ ہمدان دیلمی باب الکاف) کہ ہندوستان میں ایک سانولے رنگ کا نبی گذرا ہے جس کا نام کاہن یعنی کنہیا تھا۔ کو بھی پیش فرمایا۔ تا لوگوں پر واضح ہو کہ حضرت کرشن کو نبی قرار دینا اسلام اور رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے منشاء کے عین مطابق ہے۔

(۲)

جب بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کی طرف سے اتحاد بین المذاہب کے سلسلہ میں یہ محبت بھری تعلیم پیش کی گئی تو مخالفین نے اس پر اعتراض کیا کہ یہ تو ہندوؤں اور دیگر غیر مذاہب والوں کے رشیوں اور اوتاروں کو بھی نبی مانتے ہیں۔ اور یہ کفر ہے۔ چنانچہ جب سید حبیب مالک اخبار سیاست لاہور نے اپنی کتاب "تحریکِ قادیان" مرتب کی تو اس میں اس اعتراض کو یوں بیان کیا ہے کہ:-

"جن انبیاء علیہم السلام کا قرآنِ پاک میں نام بنام ذکر موجود ہے جس طرح ان میں سے کسی کا انکار کفر ہے اسی طرح ان میں کسی کا نام لیکر اضافہ کرنا بھی اسلام کی تعلیم کے خلاف ہے ...... اگر اللہ تعالےٰ بذریعہ الہام کسی ایسے نبی کی بعثت کی تصدیق کرے جس کا ذکر قرآن مجید میں موجود نہیں تو وہ تکمیل قرآن الحکیم کے مرادف ہوگی اور یہ بات بھی تعلیم قرآن پاک کے خلاف ہے۔" (تحریکِ قادیان ص ۱۹۷/۱۹۹)

(۳)

حدیثِ نبوی میں ہے "عن ابی ذرّ قلتُ یا رسول اللہ کم وفا عدّۃ الانبیاء قالَ مائۃ الفٍ وعشرون الفًا" (مسند احمد) کہ ایک لاکھ بیس ہزار نبی گذرے ہیں۔ مگر قرآن مجید صرف چند نبیوں کے نام کا ذکر فرماتا ہے۔ قرآن مجید کوئی مردم شماری کی کتاب نہیں۔ اس نے روحانی اصول بنا دیا ہے کہ ہر قوم میں نبی گذرا ہے۔

لیکن جب ہم تفاسیر اور اسلامی لٹریچر کا مطالعہ کرتے ہیں تو پتہ چلتا ہے کہ مفسرین کرام نے خود بعض ایسے اشخاص کو نبی قرار دیا ہے جن کا نام قرآن مجید میں نہیں آیا۔ مثلاً

(۱) ذوالقرنین نبی تھا (تفسیر کبیر جلد ۵ ص ۵۲۰)

(۲) حضرت خضر نبی تھے (تفسیر کبیر جلد ۵ ص ۴۲۷)

(۳) لقمان نبی تھے (ابن جریر جلد ۲۱ ص ۴۳)

(۴) سورۂ یٰسین کی آیت "فعززنا بثالث" کی تفسیر کے ضمن میں حضرت ابن عباس نے یوحنا۔ پولس اور شمعون کو "رُسُل اللہ" کہا ہے۔ (رُوح المعانی جلد ۷ ص ۲۰۲)

(۵) خالد بن سنان نبی تھے (جمل لابی البقاء جلد ۱ ص ۴۹۹)

اسی پر بس نہیں۔ بعض بزرگانِ سلف نے واضح طور پر حضرت کرشن کو بھی اپنے وقت کا نبی قرار دیا۔ چنانچہ :-

(ل) مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی بانی مدرسہ دیوبند تحریر فرماتے ہیں :-

"علی الحذر. کرشن نبی تھے۔" (ست پرچار مث)

(مباحثہ شاہجہانپور ص ۳۱)

(ب) مولوی وحید الزمان اپنی تفسیر وحیدی میں زیر آیت وان من امۃ الا خلا فیھا نذیر لکھتے ہیں :-

"یہ بھی یاد رہے کہ حضرت کرشن علیہ السلام خدا کے ایک برگزیدہ اور راستباز انسان تھے اور وہ اپنے زمانہ میں اپنی قوم کیلئے خدا کی طرف سے نذیر ہو کر آئے تھے۔ کیونکہ قرآن مجید میں ہے وان من اُمۃ الا خلا فیھا نذیر اس آیت سے یہ صاف نکلتا ہے کہ ہر ملک اور ہر قوم میں اللہ تعالیٰ کے پیغمبر ہو چکے ہیں۔"

(ج) مرزا مظہر جان جاناں کے متعلق لکھا ہے کہ انہوں نے حضرت کرشن کے متعلق ایک کشف دیکھا تو اس کی تعبیر میں فرمایا:-

"قرآن مجید میں آچکا ہے کہ ہر قریہ میں ہدایت کرنے والا گزرا ہے۔ اس سے ظاہر ہے کہ ہنود میں بھی کوئی ہادی گذرا ہوگا۔ اس نقد پر ہو سکتا ہے کہ یہ لوگ اپنے عہد میں ولی ہوں یا نبی۔" (رسالہ ارشاد رحمانی طبع اول ص ۴۹)

(۴)

اسی پر بس نہیں۔ جوں جوں زمانہ گذرتا گیا اور حالات بدلتے گئے مسلمان زعماء اور علماء کو اسی نظریہ و عقیدہ سے متفق ہونا پڑا جس کو پون صدی قبل حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام نے قرآن مجید سے مستنبط کر کے پیش فرمایا تھا جس کو اس زمانہ میں کفر اور خلافِ قرآن و اسلام قرار دے کر ردّ کیا گیا تھا۔ چنانچہ سری کرشن کے بارہ میں

۱۔ خواجہ حسن نظامی مرحوم رقمطراز ہیں :-

"سری کرشن بھی ہندوستان کے ہادی تھے۔ ان کو بھی ایک بڑی اور اعلیٰ قوم کی رہبری پر مامور کیا۔" (کرشن بیتی ص ۳۹)

۲۔ مولوی ظفر علی خان ایڈیٹر اخبار زمیندار لاہور ایک جگہ تحریر کرتے ہیں :-

"کوئی قوم اور کوئی ملک ایسا نہیں ہوا جس کو برائیوں کی اصلاح کے لئے خدائے بزرگ و برتر نے خاص خاص وقتات میں اپنا کوئی برگزیدہ بندہ نبی یا مرسل یا مامور کے طور پر مبعوث نہ کیا ہو۔ سری کرشن نبیوں کے اسی عالمگیر سلسلہ سے تعلق رکھتے ہیں۔" (اخبار پرتاپ لاہور کا کرشن نمبر ۲۸ اگست ۱۹۲۹ء)

(۵)

تقسیم ہند و پاکستان کے بعد جب ہمارا ملک بھارت "جمہوریہ" قرار پایا اور اس کا آئین "سیکولر" بنیادوں پر تیار ہوا تو چونکہ مذہبی اعتبار سے ہندوؤں کو اس ملک میں اکثریت حاصل ہے اور مسلمان اقلیت میں ہیں اس لئے مسلمانوں کو غیر مسلم اکثریت سے اپنے خوشگوار تعلقات کو قائم رکھنے کے لئے اپنے مذہبی نظریات دربارہ "پیشوایانِ مذاہب" پر بھی نظرِ ثانی کرنی پڑی۔ اور مجبوراً اُن کو اُنہی اُصولوں سے اتفاق کرنا پڑا جنہیں بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے پون صدی قبل پیش فرمایا تھا۔ چنانچہ :-

۱۔ جماعتِ اسلامی کا اخبار "دعوت" دہلی اپنی ۱۹ ستمبر ۱۹۶۲ء کی اشاعت میں سید حامد حسین صاحب کا ایک مضمون زیر عنوان "فرقہ پرستی کا ازالہ کیسے ہو اور مسلمانوں کی ذمہ داریاں" شائع کرتا ہے۔ مضمون نگار اس میں رقمطراز ہیں :-

"کیا کوئی شخص اس تاریخی حقیقت کو جھٹلا سکتا ہے کہ آدم علیہ السلام سے

"غیر فرقہ پرست قافلہ" شروع ہوا تھا اس قافلہ کی قیادت کا شرف نوح۔ ابراہیم داؤد اور سلیمان۔ ایوب اور یوسف۔ موسیٰ عیسیٰ۔ اسماعیل اور اسحٰق علیہم السلام و الصلوٰۃ کو اور سب سے آخر میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو۔ غرض دنیا کے ہر ملک و نسل اور قوم میں پیدا ہونے والے نبی کو حاصل تھا۔

اور ہمیں یقین ہے کہ ہندوستان میں بھی جو نبی آئے ہوں گے وہ اپنے وقت میں اس قافلہ کے سے قائد رہے ہوں گے۔ اس غیر فرقہ پرست اور خالص انسانی قافلہ سے جب بھی کچھ لوگوں نے خود کو الگ کیا اور فرقہ اور گروہ بن گئے تو کسی نہ کسی نبی نے ان لوگوں کو دوبارہ اسی "انسانی قافلہ" میں واپس لانے کی کوشش کی۔ اگرچہ اب کوئی نبی دنیا میں قیامت تک آنے والا نہیں ہے۔ لیکن "غیر فرقہ پرست قافلہ" قیامت تک جاری رہے گا۔ اور جو لوگ اس حقیقی اور فطری قافلہ سے الگ ہو کر فرقہ وارانہ تعصب۔ لسانی نسلی کش مکش اور رنگ و وطن کے امتیازوں کا شکار ہو کر ایک دوسرے کے خون کے پیاسے بن گئے ہیں وہ بھی ایک نہ ایک دن اپنی فطرت سے مجبور ہو کر اس "انسانی قافلہ" میں ضم ہو کر رہیں گے۔ کیونکہ فرقہ پرستی کے سدِّ باب کے لئے بھی خدا کی راہ پر گامزن ہونا ناگزیر ہے"۔

(دعوت دہلی ۱۹ ستمبر ۱۹۶۲ء صفحہ ۱)

گویا مضمون نگار کو مجبوراً تسلیم کرنا پڑا کہ ہندوستان میں بھی خدا تعالیٰ کے نبی آئے ہیں۔

۲۔ حال ہی میں السٹریٹڈ ویکلی آف انڈیا بمبئی کی ۲۸ اکتوبر ۱۹۷۳ء کی اشاعت میں محترم ڈاکٹر رفیق زکریا وزیر صحت حکومت مہاراشٹر کا ایک قابلِ قدر مضمون زیرِ عنوان "IS ISLAM SECULAR?" شائع ہوا ہے۔ جس میں انہوں نے امن و اتحاد رواداری۔ مذہبی آزادی اور بعثت پیشوایان مذاہب کا قرآنی تعلیمات کی روشنی میں جائزہ لیا ہے۔ اس سلسلہ میں انہوں نے دوسرے مذاہب کے پیشوایان کی عزت و تکریم کے بارہ میں انہی خیالات و نظریات کا اظہار فرمایا ہے جس کو جماعت احمدیہ شروع سے ہی قرآن مجید کی تعلیمات کی روشنی میں پیش کرتی چلی آئی ہے چنانچہ ڈاکٹر رفیق زکریا صاحب فرماتے ہیں:-

(A) The well-known Muslim Divine Syed Sulaiman Nadvi, in his monumental work, Seeratun-Nabi, which is universally accepted in India as a Standard book on the life of the Prophet illustrates the point further on the authority of the Saint, Hazrat Shah Mirza Mazhar Jan-e-Janan.

Nadvi says:—

"According to the teachings of the Prophet, it is necessary to believe that, in countries such as China, Iran or India, there appeared Prophets before the advent of Mohammad. No Muslim can really deny to the peoples in these lands the truth of the faiths, ascribed to the mentors venerated by them on this basis, some Ulema have described India's Rama and Krishna a Prophets."

(B) "Mirza Abul Fazl in his faith of Islam goes so far as to assert that, according to the Quranic declarations, not only Moses and Jesus but all the Vedic rishis of old and Rama, Krishna, Mahavira and Buddha of India, Zarathustra of Persia and Confucius of China have alike a place in the hearts of the true followers of Islam".

(The Illustrated Weekly of India dated 28-10-73 Page 10 to 11)

یعنی

(الف) ۔ مشہور مسلمان عالم سید سلیمان ندوی اپنی یادگاری کتاب سیرۃ النبی میں (جو ہندوستان میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر ایک مستند کتاب سمجھی جاتی ہے) اس نکتہ کو ایک مسلمان صوفی حضرت مرزا مظہر جانِ جاناں کی اتھارٹی پر وضاحتاً بیان کرتے ہیں۔ مولانا ندوی فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کے مطابق یہ ایمان لانا ضروری ہے کہ چین۔ ایران اور ہندوستان جیسے ممالک میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور سے پہلے نبی گذرے ہیں۔ کوئی مسلمان ان ممالک کے رہنے والے لوگوں کے اُن مذاہب کی صداقت کا انکار نہیں کر سکتا۔ جو قابلِ اعتماد اور قابلِ احترام ہستیوں کی طرف منسوب کئے جاتے ہیں۔ اسی لئے اس بنیاد پر بعض علماء نے ہندوستان میں رام اور کرشن کو بھی نبی قرار دیا ہے۔

(ب) مرزا ابوالفضل اپنی کتاب FAITH OF ISLAM (فیتھ آف اسلام) میں اس سے بھی زیادہ زوردار طریق پر بیان کرتے ہیں کہ قرآنی ارشادات کے مطابق اسلام کے سچے پیروؤں کے دلوں میں نہ صرف حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ بلکہ ہندوستان میں وید کے پرانے زمانہ کے رشی۔ رام۔ کرشن۔ مہاویر اور بدھ۔ ایران میں زرتشت اور چین میں کنفیوشس ایک جیسی عقیدت کی جگہ رکھتے ہیں۔

(۶)

متذکرہ بالا حوالہ جات اور قابلِ قدر مسلمان زعماء اور علماء کی آراء سے ظاہر ہے کہ اگر دنیا کے تمام مذاہب کے پیروؤں میں امن و اتحاد کی خوشگوار فضا پیدا ہو سکتی ہے تو صرف اُن بنیادی اصولوں پر عمل پیرا ہو کر ہی ہو سکتی ہے جن کو قرآن مجید نے چودہ سو سال قبل بیان فرمایا۔ اور جن کو پھر اس زمانہ میں شہزادۂ امن حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام نے دلائل و براہین سے مرتّب کر کے تمام اہلِ مذاہب کے سامنے پیش فرمایا۔ اگر مسلمان یہ چاہتے ہیں کہ غیر مسلم یعنی دوسرے مذاہب کے ماننے والے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صدقِ دل سے عزت و تکریم کریں جیسے وہ اپنے نبیوں اور رشیوں کی کرتے ہیں تو مسلمانوں کو بھی دوسرے مذاہب کے پیشوایان کی اسی جذبہ سے عزت و تکریم کرنا ہو گی جیسے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور دیگر انبیاء کرام کی کرتے ہیں۔

گو مسلمان علماء نے حضرت مرزا صاحب علیہ السلام کے زمانہ میں استکبار کی وجہ سے اس اصل کو اپنانے سے نہ صرف انکار کیا بلکہ اس امر کو آپؑ کی تکفیر کا باعث بنایا۔ مگر حالاتِ زمانہ کی تبدیلی و انقلاب نے اب ان کو مجبور کر دیا ہے کہ وہ اتحاد بین المذاہب اور باہمی رواداری پیدا کرنے کے لئے نہ صرف ان بیان کردہ اصولوں کو اپنائیں بلکہ مؤثر پیرایہ میں اس کی اشاعت بھی کریں۔

پس یہ احمدیت کے پیش کردہ اصولوں کی شاندار فتح ہے۔ اور اس امر کا ثبوت ہے کہ بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ السلام واقعی خدا تعالیٰ کے اس زمانہ میں مامور و مصلح اور شہزادۂ امن ہیں۔ جنہوں نے امنِ عالم کے قیام اور اتحاد بین المذاہب کی بنیادوں کو مستحکم و استوار کیا۔

وَمَا عَلَیْنَا اِلَّا الْبَلَاغ

منقولات

حاصلِ تہذیبِ لادینی نگر

لندن ۱۵ اکتوبر۔ بی بی سی نے برطانیہ کے وزیر قانون کے حوالہ سے اطلاع دی ہے کہ مغربی ایشیا کی ہولناک جنگ کے پیچھے مصنوعی سیاروں کی ایک خاموش جنگ ہو رہی ہے۔ جس میں حصہ لینے والے ملک صرف دو ہیں ایک امریکا دوسرا روس۔ انہیں کے فوجی مصنوعی سیارے خلا میں تین سو میل پر مسلسل گردش کر رہے ہیں۔ یہ مصنوعی سیارے علاوہ اس کے اپنے حلیفوں پر دشمن کی فوجی نقل و حرکت سے آگاہ کر سکیں، یہ بھی کر سکتے ہیں کہ طیارہ شکن میزائیل کے راڈر نظام کو بالکل بے کار کر دیں"۔

گویا حاصل ان بلند بانگ عملی ترقیوں اور سائینسی انکشافات کا بس اس قدر نکلا کہ انسان کی قوت ہلاکت آفرینی میں کئی گنا اضافہ ہو گیا اور سائنسدانوں کی درندگی۔ شقاوت اور خون آشامی کی آگ بڑھ کر اور بھڑک کر رہی۔

(ہفت روزہ صدق جدید لکھنؤ مجریہ ۹ نومبر ۱۹۷۳ء صفحہ ۲)

قسط نمبر ۶

دجّال ۔ اور ۔ یاجُوج ماجُوج کی حقیقت !

اُن کے عُروج وزوال کی تفصیل

از مکرم مولوی بشیر احمد صاحب فاضل دہلوی مقیم قادیان

گذشتہ قسط میں یہ ثابت کیا جاچکا ہے کہ دجال اور یاجوج و ماجوج کے ظہور پر حضرت مسیح علیہ السلام کی آمد بھی سیّدنا حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشین گوئیوں کے مطابق ضروری تھی تاکہ دجال، یاجوج و ماجوج کے پیدا کردہ مذہبی فتنوں کا استیصال اور اسلام کے احیاء اور اس کی مضبوطی کا کام سرانجام دے سکیں۔

اب غیر احمدی علماء اور اخبارات نے بھی حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث کے پیشِ نظر کہ جب دجال ظاہر ہوگا تو ستّر ہزار یہودی اس کے ساتھ ہوجائیں گے اور وہ شام کا رُخ کریں گے، یہ کہنا شروع کر دیا ہے کہ دجّال ظاہر ہوگیا ہے اور موشے دایان کو جو اسرائیل کا وزیرِ دفاع ہے، ایک آنکھ سے کانا ہونے کی وجہ سے دجّال بتا رہے ہیں ہم اس امر کی داد دیتے ہیں کہ علمائے کرام نے دجال کی خوب پہچان کی۔ سیّدنا حضرت رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وسلم تو وضاحت سے یہ بیان فرما چکے ہیں کہ دجال دائیں آنکھ سے کانا ہوگا لیکن موشے دایان جس کو دجال بتایا جارہا ہے وہ بائیں آنکھ سے کانا ہے اور اس کی یہ بائیں آنکھ بھی کسی لڑائی میں ضائع ہوئی ہے۔ ہم اپنی سابقہ اقساط میں اس امر کی وضاحت کرچکے ہیں کہ دجّال مذہبی لحاظ سے عیسائی ہوگا بسیاسیات میں اس کو بہت دخل ہوگا۔ دائیں آنکھ سے کانا ہوگا یعنی دین اور مذہب کی آنکھ سے عاری ہوگا۔ اور یہ دجال برطانیہ اور امریکہ کی حکومتیں ہیں جنہوں نے قلبِ عرب میں اسرائیل کا ناسور پیدا کیا اور اب کھلم کھلا اسرائیلی حکومت کو مدد دے رہی ہیں اور اسرائیل کی اکثریت بھی اسی دجال کے ساتھ ہے۔ اور اسی کے بل بوتے پر ناچ رہی ہے۔

ستّر کا عدد عربی زبان میں کثرت کے لئے بھی استعمال کیا جاتا ہے اور اس وقت اسرائیل کی کثیر آبادی دجال اکبر امریکہ کے ساتھ ہے۔ اور یہ بھی ممکن ہے کہ ۵۴ و ۱۹۶۷ء میں جب اسرائیل نے شام کا رُخ کیا تو اس کی فوج کی تعداد ستّر ہزار ہو۔ اور اس طرح ستّر ہزار یہودی فوج نے دجّال کے ساتھ مل کر شام پر حملہ کیا ہو۔

اس سلسلہ میں ہفت روزہ تنویر بنارس اپنی ۲۶ر نومبر ۷۳ء کی اشاعت میں لکھتا ہے :-

"دجال کی خبر دینے پر ہی حضرت رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اکتفاء نہیں فرمایا بلکہ یہ بھی بتا دیا کہ اس زمانے میں مسلمانوں پر مصائب کے ایسے پہاڑ ٹوٹیں گے کہ ایک دن ایک سال کے برابر محسوس ہوگا۔ اس بناء پر آپ فتنۂ مسیح دجّال سے خود بھی خدا کی پناہ مانگتے تھے اور اپنی امت کو بھی پناہ مانگنے کی تلقین کرتے تھے۔

آگے اخبار مذکور لکھتا ہے :-

"اس مسیح دجال کا مقابلہ کرنے کے لئے اللہ تعالےٰ کسی نقلی مسیح کو نہیں بلکہ اصل مسیح کو نازل فرمائے گا جسے دو ہزار برس پہلے یہودیوں نے ماننے سے انکار کر دیا تھا"۔

لیکن جس طرح مسلمان علماء نے دجّال کو پہچاننے میں غلطی کھائی ہے اسی طرح دجّال کا مقابلہ کرنے والے مسیح موعود کے بارہ میں بھی سخت غلطی میں مبتلا ہیں کہ وہ مسیح علیہ السلام آئیں گے جو آج سے دو ہزار سال قبل یہود کی اصلاح کے لئے آئے تھے۔ کیونکہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم امتِ موسویہ کے مسیح اور امتِ محمدیہ کے مسیح کا حلیہ علیحدہ علیحدہ بیان فرما چکے ہیں اور بتا چکے ہیں کہ امتِ موسویہ میں آنے والا مسیح سُرخ رنگ کا تھا اور امتِ محمدیہ میں آنے والا مسیح جو دجال کا مقابلہ کرے گا گندم گوں رنگ کا ہوگا۔ پس ظاہر ہے کہ دجال کے مقابلہ کے لئے آنے والا مسیح موعود حضرت مسیح علیہ السّلام کا مثیل ہوگا۔

قرآن مجید کے بیان کے مطابق حضرت رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وسلم حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مثیل تھے۔ اور رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے فرمودات کے مطابق امتِ محمدیہ امت بنی اسرائیل کی مثیل ہے اور جس طرح بنو اسرائیل میں حضرت موسیٰ علیہ السّلام کے تیرہ سو سال بعد حضرت عیسیٰ علیہ السّلام مبعوث ہوئے۔ اِسی طرح امتِ محمدیہ میں تیرہ سو سال بعد مثیل حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کا ظہور ہونا تھا۔

آسمانی کتب میں آنے والے انسان کی صفات کے اظہار کے لئے یہ طریق بھی اختیار کیا جاتا ہے کہ جس سابقہ نبی سے اس کی گہری مشابہت ہوتی ہے اسے اس کا نام دے دیا جاتا ہے۔ مثلاً بنی اسرائیل کو یہ وعدہ دیا گیا تھا کہ حضرت مسیح علیہ السلام کے ظہور سے قبل حضرت الیاس علیہ السّلام کا ظہور ہوگا مگر ہوا یہ کہ ان کی بجائے حضرت یحییٰ نبی حضرت الیاس کی خو بو پر تشریف لائے۔ ملاحظہ ہو سلاطین ۲/۱ و متی ۱۱/۱۴

سیّدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمودات اور پیشگوئیوں کے مطابق دجال نیز یاجوج اور ماجوج کے ظہور کے ساتھ ہی اللہ تعالیٰ نے حضرت مرزا غلام احمد علیہ السّلام کو مثیلِ مسیح بناکر مبعوث فرما دیا اور آپ نے حضرت رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس کشف کے مطابق کہ میں نے حضرت مسیح علیہ السّلام کو کعبہ کا طواف کرتے ہوئے دیکھا، اسلام کا دفاع نہایت ہی شاندار طریقہ سے سرانجام دیا۔ اور عیسائیوں کے غلط عقائد کا مدلّل ابطال کر کے کسرِ صلیب کا حق ادا کر دیا۔ اور دجال کے دجل کو عصائے محمدی سے پاش پاش کر دیا۔ اور اپنی باطل شکن صدا سے تثلیثِ باطلہ کے قصرِ عظیم میں اضمحلال پیدا کر دیا۔ کسی نے کیا ہی سچ کہا ہے کہ ؎

سب کے آخر میں وہ اقوام کا نوشہ آیا
قتلِ دجال کو وعدے کا مسیحا آیا

آپ نے دجال کے اس دجل کو بھی طشت از بام کر دیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر اسی جسمِ عنصری کے ساتھ زندہ موجود ہیں اور وہی پھر نازل ہوں گے۔ بلکہ آپ نے عقلی و نقلی دلائل سے ثابت کیا کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام ہرگز ہرگز آسمان پر نہیں گئے۔ بلکہ فوت ہوچکے ہیں۔ اس لئے آسمان سے کوئی مسیح نازل نہیں ہوگا۔ آپؑ نے نہایت تحدّی کیساتھ فرمایا

"یاد رکھو کوئی آسمان سے نہیں اُترے گا۔ ہمارے سب مخالف جو اب زندہ ہیں وہ تمام مریں گے اور کوئی ان میں سے عیسیٰ ابن مریم کو آسمان سے اترتا نہیں دیکھیں گے۔ اور پھر ان کی اولاد جو باقی رہے گی وہ بھی مرے گی اور ان میں سے بھی کوئی آدمی عیسیٰ ابن مریم کو آسمان سے اترتا نہیں دیکھے گا۔ اور پھر ان کی اولاد کی اولاد مرے گی اور وہ بھی مریم کے بیٹے کو آسمان سے اترتا نہیں دیکھے گی۔ تب خدا اُن کے دلوں میں گھبراہٹ ڈالے گا کہ زمانہ صلیب کے غلبہ کا بھی گذر گیا اور دُنیا دوسرے رنگ میں آگئی مگر مریم کا بیٹا آسمان سے نہ اُترا تب دانشمند یک دفعہ اس عقیدہ سے بیزار ہو جائیں گے۔ اور ابھی تیسری صدی آج کے دن سے پُوری نہیں ہوگی کہ عیسیٰ کا انتظار کرنے والے کیا مسلمان اور کیا عیسائی سخت ناامید اور بدظن ہوکر اس جھوٹے عقیدہ کو چھوڑ دیں گے اور دنیا میں ایک ہی مذہب ہوگا اور ایک ہی پیشوا۔ مَیں تو ایک تخم ریزی کرنے آیا ہوں۔ سو میرے ہاتھ سے وہ تخم بویا گیا اور وہ بڑھے گا۔ پھولے گا اور کوئی نہیں جو اس کو روک سکے"۔

(تذکرۃ الشہادتین ص۶۵)

پھر فرمایا :-

"ہر ایک مخالف یقین رکھے کہ اپنے وقت پر وہ جان کندن کی حالت تک پہنچے گا اور مرے گا مگر حضرت عیسےٰؑ کو آسمان سے اُترتا ہوا نہیں دیکھے گا یہ بھی میری ایک پیش گوئی ہے جس کی سچائی کا ہر مخالف اپنے مرنے کے وقت گواہ ہوگا۔ جس قدر مولوی اور ملّاں ہیں اور ہر ایک اہلِ عناد جو میرے مخالف کچھ لکھتا ہے وہ سب یاد رکھیں کہ اس امید سے وہ نامراد مریں گے کہ حضرت عیسیٰؑ کو آسمان سے اُترتا دیکھ لیں۔ وہ ہرگز ان کو اترتے نہیں دیکھیں گے۔ یہاں تک کہ بیمار ہوکر غرغرہ کی حالت تک پہنچ جائیں گے۔ اور نہایت تلخی سے اس دُنیا کو چھوڑ دیں گے۔ کیا یہ پیش گوئی نہیں، کیا وہ کہہ سکتے ہیں کہ یہ پوری نہیں ہوگی۔ ضرور پوری ہوگی۔ پھر اگر ان کی اولاد ہوگی تو وہ بھی یاد رکھیں کہ اس طرح وہ بھی نامراد مریں گے۔ اور کوئی شخص آسمان سے نہیں اُترے گا۔ اور اگر پھر اولاد کی اولاد ہوگی تو وہ بھی اس نامرادی سے حصہ لیں گے۔ اور کوئی اُن میں سے حضرت عیسیٰؑ کو آسمان سے اُترتے نہیں دیکھے گا"۔

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ص۱۹۷)

پچ نہ ہے ؎

سر کو پیٹو آسماں سے اب کوئی آتا نہیں
عمرِ دُنیا سے بھی ہے اب آگیا ہفتم ہزار

حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کی آمد پر دجال اور یاجوج و ماجوج کا ظہور "الساعۃ" سے قبل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا ہے اس کے ساتھ ہی حضور نے بعض اور علامات کا بھی تذکرہ فرمایا ہے۔ اور وہ علامات بھی ظہور پذیر ہو چکی ہیں۔ بطور نمونہ چند علامات درج ذیل ہیں۔

۱۔ علم اٹھ جائے گا۔ (مذہبی و روحانی علم کے اُٹھنے کی طرف اشارہ ہے اور دنیا جانتی ہے کہ آج مذہب اور رُوحانیت سے دُنیا کتنی دُور جا چکی ہے۔)

۲۔ زلزلے بہت آئیں گے (زلزلوں کی کثرت جتنی اس زمانہ میں ہوئی ہے اس سے پہلے نہیں ہوئی تھی)

۳۔ فتنے بہت ظاہر ہوں گے۔ (یاجوج اور ماجوج نے اس قدر ... سیاسی فتنے پیدا کئے کہ دُنیا کا امن اور چین ختم ہو چکا ہے)

۴۔ قتل۔ خونریزی جنگیں اور لڑائیاں بہت ہوں گی۔ (اِس زمانہ میں تباہ کن جنگیں بے مثال ہیں)

۵۔ مال کی زیادتی ہوگی۔ (کرنسی کا پھیلاؤ بڑھ چکا ہے)

۶۔ عمارتوں کے بنانے میں لوگ فخر کریں گے۔ (آج کل عمارتوں کی جس قدر زیادتی ہے وہ ظاہر ہے۔ اور شہروں میں تو بالخصوص بلند و بالا کئی کئی منزلوں والی عمارتیں بنا کر لوگ ایک دوسرے پر فخر کرتے ہیں)

۷۔ مغرب میں اسلام کا سورج طلوع ہوگا۔ (مغربی اقوام اسلام سے روشناس ہوں گی اور منور ہوں گی۔ جیسا کہ مغربی افریقہ کی اقوام جہاں خدا تعالیٰ کے فضل سے احمدی مجاہدین کی کوششوں سے بقول سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ اسلام اور احمدیت کا سورج نصف النہار پر پہنچ چکا ہے اور عیسائی پادریوں کا زور توڑ دیا گیا ہے)

۸۔ زناکاری بہت ہوگی اور حرامی بچے کثرت سے پیدا ہوں گے۔ (اتنی واضح علامت ہے کہ اس کی وضاحت کی ضرورت نہیں)

۹۔ شراب کثرت سے پی جائے گی (پہلے تو یورپ امریکہ میں ہی شراب خوری کی کثرت تھی۔ ۱۹۴۷ء کے بعد تو ہندوستان میں بھی شراب کی بے حد زیادتی ہو چکی ہے اور عام دنیا میں بھی شراب خوری کی کثرت ہے۔)

۱۰۔ امانت ضائع ہو جائے گی۔ (لوگ امانتدار نہیں رہیں گے۔ مسلمان کسی زمانے میں بڑا امین سمجھا جاتا تھا۔ آج مسلمانوں میں بھی امانت نہیں رہی۔

یہ جملہ علامات آج ہمارے سامنے موجود ہیں۔ اور اس بات کی گواہی دے رہی ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور یاجوج و ماجوج کے ظہور کا زمانہ بھی یہی ہے۔ چنانچہ شاعرِ مشرق ڈاکٹر اقبال نے بھی فرمایا ؎

کھل گئے یاجوج اور ماجوج کے لشکر تمام
چشمِ مسلم دیکھ لے تفسیر حرفِ ینسِلُوْن

اس کے ساتھ ہی کاسرِ صلیب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ظہور بھی ہو چکا ہے۔ اور اس مسیح محمدی نے ببانگِ دہل یہ اعلان فرمایا ؎

اسمعوا صوت السماء جاء المسیح جاء المسیح
نیز بشنو از زمیں آمد امامِ کامگار

اس مثیلِ مسیح نے جہاں کسرِ صلیب کا حق ادا کیا وہاں اشاعتِ اسلام کا کام بھی ٹھوس بنیادوں پر قائم فرمایا اور آج اسی مسیح موعود علیہ السّلام کی قائم کردہ جماعت ساری دُنیا میں بالعموم اور مغربی اقوام میں بالخصوص اسلام کا جھنڈا بلند کر رہی ہے۔ اور مغربی افریقہ میں تو اسلام اور احمدیت کا سورج نصف النہار پر پہنچ چکا ہے۔ اور جب یاجوج اور ماجوج کتبِ مقدسہ کی پیشین گوئیوں کے مطابق باہم جنگ و جدال کے ذریعہ تباہ و برباد ہوں گے تو افریقہ کی یہ قومیں جو سالہا سال تک غلامی کی زندگی بسر کرتی رہی ہیں آزاد ہو چکی ہوں گی اور اسلام کی نعمت سے مالامال ہوں گی وہ اسلام کی اس عظیم نعمت کو لے کر آگے بڑھیں گی۔ اور اسلام کا پیغام یورپ، امریکہ، روس کے ان لوگوں تک پہنچائیں گی جو اس ہولناک تباہی کے بعد بچ جائیں گے۔ یہ کام اب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی قائم کردہ جماعت جماعت احمدیہ کے ذریعہ ہی انشاء اللہ مکمل ہوگا۔ اور تمام دنیا میں اسلام کا سورج اسی جماعت کی کوششوں سے منور ہوگا۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ۔

آئندہ اشاعت میں ہم یاجوج و ماجوج کے عبرتناک انجام اور اسلام کی ترقی کے متعلق وہ پیش گوئیاں درج کریں گے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلفاءِ عظام نے بیان فرمائی ہیں۔ وما توفیقنا الا باللہ العلی العظیم ؛

(باقی آئندہ)

زکوٰۃ

اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں تقریباً ہر جگہ نماز کے حکم کے ساتھ زکوٰۃ کی ادائیگی کا حکم فرمایا ہے اور مومن کے لئے زکوٰۃ دینا بھی ایسا ہی لازمی قرار دیا ہے جیسا کہ نماز کا ادا کرنا۔ پس اگر کوئی شخص اس فرض کو بخوشی ادا نہیں کرتا یا ادائیگی میں کوتاہی کرتا ہے تو وہ ایسا ہی قابلِ مواخذہ ہے جیسا کہ تارک الصلوٰۃ۔ صاحبِ نصاب احباب فوراً زکوٰۃ کی ادائیگی کی طرف توجہ فرمائیں۔ (ناظر بیت المال آمد قادیان)

منقولات

آج کا حج

از مولانا محمد منظور صاحب نعمانی ایڈیٹر الفرقان لکھنؤ

بہت زیادہ مدّت نہیں گزری کہ اب سے بس ۵۰، ۶۰ سال پہلے تک حج کا سفر بڑے مجاہدے اور بڑے خطرہ کا تھا۔ سمندری سفر یا تو بادبانی کشتیوں سے ہوتا تھا یا بہت گھٹیا قسم کے سُست رفتار جہازوں سے، پھر جدہ سے مکہ مکرمہ اور پھر وہاں سے مدینہ طیبہ کا سفر اونٹوں سے ہوتا تھا۔ بدوؤں کی لوٹ مار کا خطرہ بھی پُورے سفر میں سر پر منڈلاتا رہتا تھا۔ اسی لئے اکثر لوگ یہ سفر عمر کی آخری منزل میں کرتے تھے اور عام طور سے کفن ساتھ لے کے جاتے تھے ـــــ حرمین شریفین میں راحت و آرام کی وہ سہولتیں نہ تھیں جو دُنیا کے ترقی یافتہ شہروں میں ہوتی ہیں، تجارت اور مالی منفعت کا بھی وہاں کوئی میدان نہ تھا۔ اوّل سے آخر تک بس مجاہدہ ہی مجاہدہ اور خطرہ ہی خطرہ تھا ـــــ اس میں خیر کا بڑا پہلو یہ تھا کہ اللہ کی رضا و رحمت اور مغفرت و جنّت اور روضۂ اقدس پر حاضری کی سعادت کے سوا کوئی اور مقصد عازم حج کے سامنے نہ ہوتا تھا۔

اب بہت بڑی تبدیلی اس سلسلے میں یہ ہو گئی ہے کہ اس مقدس سفر میں مجاہدہ کا پہلو قریب قریب ختم ہو گیا ہے ـــــ بلاشبہ ہم جیسے ضعفا کے لئے یہ بھی اللہ کی رحمت ہے لیکن اس کا ایک افسوسناک نتیجہ یہ بھی ہے کہ بہت سے دولت مند مسلمانوں کے لئے حج کا سفر بھی ایک "مقدس تفریح" بن گیا ہے۔ بس اللہ ہی جانتا ہے کہ وہ سال بہ سال ہوائی جہاز سے نفلی حج کر کے جو کچھ حاصل کرتے ہیں اُن کے لئے شر ہے یا خیر! ـــــ لیکن اس میں تو کوئی شبہ نہیں کہ جو دولت وہ حج کے سفر پر خرچ کرتے ہیں اگر وہ خیر کے دوسرے ضروری مصارف میں صرف کریں تو یہ ان کے لئے بہتر ہوگا کہ کاش ان کو غور کرنے کی توفیق ملے۔

حالات کی اس تبدیلی کے نتیجہ میں، حج کے سلسلے میں ایک بہت بڑی خرابی جو نتائج کے لحاظ سے بہت فسق و فجور کے کام سے بھی بدتر ہے یہ پیدا ہو گئی ہے کہ بہت سے لوگ صرف دولت کمانے کے لئے اب حج کا سفر کرتے ہیں۔ یہاں سے غیر قانونی طور پر رقم یا کوئی سامان تجارت ساتھ لے جاتے ہیں اور وہاں سے ایسا تجارتی سامان جس سے یہاں زیادہ سے زیادہ نفع حاصل ہونے کی اُمید ہو مجرمانہ طور پر چرا چھپا کر لاتے ہیں۔ پھر بعض اوقات کسٹم میں پکڑے بھی جاتے ہیں ـــــ بمبئی کے مخلص دوستوں نے جو یہاں سے جانے میں بھی اور وہاں وہاں سے واپسی میں بھی صرف اللہ اور فی اللہ حاجیوں کی خدمت اور مدد کرتے ہیں بڑے رنج و دکھ کے ساتھ بتایا کہ اس طبقہ کی اس مجرمانہ حرکت کی وجہ سے یہ صورت پیدا ہو گئی ہے کہ کسٹم والے قریب قریب ہر حاجی کے سامان کی چوروں کی طرح تلاشی لیتے ہیں۔ اور ان کے لئے رشوت کی کمائی کا بہت بڑا دروازہ کھل گیا ہے۔ بیچارے بہت سیدھے سادے حاجی جن کے ساتھ کوئی چیز بھی خلافِ قانون اور قابلِ اعتراض نہیں ہوتی رشوت دے کر اسی ذلت و مصیبت سے نجات حاصل کرتے ہیں۔ یہ سب کچھ ان ظالم پیشہ وروں کی وجہ سے ہوتا ہے جنہوں نے حج جیسی مقدس عبادت کو ناجائز اور خلافِ قانون تجارت کا ذریعہ بنا لیا ہے۔ سمجھ میں نہیں آتا کہ کن الفاظ میں اس مجرمانہ حرکت کی مذمت کی جائے۔ ایسے لوگوں کو بھی سخت سے سخت سزا دی جائے برحق ہے۔

(صدقِ جدید لکھنؤ ۹ر نومبر ۱۹۷۳ء صفحہ ۵)

بدر:-

حج کے سلسلہ میں بعض احوال واقعی آپ نے پڑھے۔ اب جناب شورش کاشمیری کے ہم خیال ہندوستانی علماء کو اس صورتِ حال پر سنجیدگی سے غور کرنا چاہیئے کہ احمدیوں کو تو حج پر جانے سے روکنے کے لئے خاص "جوشش" دکھاتے ہیں درانحالیکہ احمدیوں کا دامن ایسے "فسق و فجور" کے کاموں سے بکلّی پاک ہے۔ اسی طرح بقول مولانا محمد منظور صاحب نعمانی، ایسے "فسق و فجور کے کاموں" کے باوجود یہ لوگ تو مسلمان کے مسلمان رہے اور احمدیوں کا اسلام پھر بھی مشکوک رہا۔ ایں چہ بو العجبی است ؟

"بدر" کا

جلسہ سالانہ نمبر

مورخہ ۱۳ر و ۲۰ر دسمبر کا پرچہ ایک ساتھ شائع ہوگا جو جلسہ سالانہ نمبر ہوگا۔ اور ۲۰ر دسمبر کو پوسٹ کیا جائے گا۔ احباب مطلع رہیں ؛

(ادارہ)

قادیان میں ایک پُر وقار استقبالیہ تقریب

بقیہ صفحہ (۲)

تو پھر ساتھ ہی اپنے فضل سے اس کے اندر ایسی استعدادیں اور ملکہ بھی پیدا کر دیتا ہے اور اُسے ان سب ذمہ داریوں کو بحسن وخوبی سرانجام دینے کی بھی توفیق دے دیتا ہے۔ یہی بات ایسے مقدس وجود کے خدا کے ساتھ قریبی تعلق اور تائیدِ الٰہی کو ظاہر کرتی ہے۔

خطاب کے آخری حصہ میں محترم صاحبزادہ صاحب نے اُن احمدیہ مشنز کے دَورہ کا بھی مختصراً ذکر کیا جہاں آپ کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی اجازت سے جانے اور بذاتِ خود وہاں کے اصل احمدی باشندوں سے ملنے اور احبابِ قادیان و ہندوستان کا سلامِ محبت پہنچانے کا موقعہ ملا۔ چنانچہ آپ نے سوئٹزرلینڈ میں زیورک کے احمدیہ مشن۔ جرمنی میں ہمبرگ اور فرینکفورٹ کے دونوں مشنز۔ کوپن ہیگن کے احمدیہ مشن میں جانے کا تفصیلاً ذکر کیا۔ اس سلسلہ میں محترم صاحبزادہ صاحب نے خصوصیت سے اِس خوش کن رجحان کا ذکر بھی فرمایا کہ بیرونی ممالک میں احمدیہ جماعت کی طرف سے مساجد کی تعمیر کے بعد بہت سے اسلامی ممالک کے غیر احمدی باشندے جو اِن ممالک میں رہائش رکھتے ہیں وقت ملنے پر مساجد میں حاضر ہوتے ہیں اور خاص طور پر رمضان شریف میں مساجد کی برکات سے استفادہ کرتے ہیں۔

اپنے خطاب میں محترم صاحبزادہ صاحب نے احمدی نوجوانوں کو خصوصیت سے اس بات کی طرف متوجہ کیا کہ یورپ کا ماحول نہایت درجہ مادی ہونے اور وہاں کے بہت سے اخلاق و عادات کے نہایت درجہ غیر اسلامی ہونے کے اعتبار سے وہاں جانے والے احمدی نوجوانوں کو بہت زیادہ محتاط رہنے کی ضرورت ہے۔ جب تک غیر معمولی ضبطِ نفس نہ ہو اور اسلام و احمدیت کی تعلیم پر پورے جذبے کے ساتھ عمل نہ ہو انسان کا اس خطرناک ماحول سے بچ رہنا ممکن ہی نہیں اس کے باوجود خدا کا فضل ہے کہ ہمارے احمدی بھائی اور بہنیں سب جگہ ایک مثالی کردار پیش کرتے ہیں۔ محترم صاحبزادہ صاحب نے جہاں مغربی تہذیب کی بعض خرابیوں کا ذکر کیا وہاں آپ نے وہاں کے لوگوں کی بہت سی ایسی اچھی عادات کا بھی ذکر کیا جو اسلامی ہونے کے باوجود اُن لوگوں نے ان کو ایسا اپنایا ہے کہ اُن کے سبب وہ نام کے مسلمانوں سے ان پہلوؤں میں بڑھے ہوئے نظر آتے ہیں۔ اب یہ احمدی مسلمانوں کا کام ہے کہ ہر جہت سے ان سے بڑھنے کی کوشش کریں۔

اس طرح کی اور بہت سی مفید اور قابلِ قدر معلومات سے پُر محترم صاحبزادہ صاحب کا یہ خطاب پونے تین گھنٹہ تک جاری رہا۔ آخر میں نمازِ ظہر کی اذان سے دو تین منٹ قبل صدرِ جلسہ نے اجتماعی دُعا کرائی۔ اور جب یہ مجلس برخاست ہوئی تو ہر سننے والا محترم صاحبزادہ صاحب کے دِل نشین اندازِ بیان سے ایسا مسحور تھا کہ مسجد اقصیٰ کے صحن میں بیٹھے بیٹھے تین گھنٹوں میں انگلستان اور یورپ کی گویا سیر کر لی۔ فجزاہ اللہ احسن الجزاء۔

اللہ تعالیٰ محترم صاحبزادہ صاحب کی صحت و عُمر میں برکت دے۔ اس بابرکت تاریخی سفر سے جو آپ کے علم وعرفان میں اضافہ ہوا ہے اللہ تعالیٰ اسے جماعت کے لئے مفید اور کارآمد بنائے۔ اور آپ کے اہل وعیال کو ہمیشہ خوش وخرم رکھے اور خدماتِ دینیہ بجالانے کی بیش از بیش توفیق دیتا چلا جائے۔

اٰمِیْن یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْن

محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کا استقبال

(بقیہ صفحہ اوّل)

کے ساتھ ساتھ پُرکشش اور دیدہ زیب بھی تھا۔ دونوں طرف کیلے کے بڑے بڑے پودے، سبز پتیوں اور خوشنما پھولوں سے لدا ہؤا اونچا محراب بجلی کے رنگ برنگے قمقموں سے مزیّن تھا۔ آخری گیٹ گلشنِ احمدؐ کے اندر لجنہ اماء اللہ کی طرف سے تھا جو اپنی سادگی اور بامعنی قطعات سے مزین تھا۔ ان میں ایک قطعہ "میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا" سنہری حروف سے لکھا ہوا رنگ برنگے بجلی کے قمقموں کے نیچے بڑا ہی بھلا معلوم دیتا تھا۔

ان تمام گیٹوں اور قطعات کے علاوہ جو اس راستہ پر رات کے وقت اپنی خاص رونق دکھا رہے تھے، قرب وجوار کے مکانات کے بیشتر مکینوں نے اپنے مکانوں پر اپنے اپنے طور پر اسی نوع کی خوشی کا اظہار کرتے ہوئے قطعات لگا رکھے تھے۔ اور بجلی کے بلب تمام راستے کو بقعۂ نور بنا رہے تھے۔

منارۃ المسیح پر روشنی جونہی محترم صاحبزادہ صاحب کا قافلہ قادیان کی حدود میں داخل ہؤا منارۃ المسیح کے آٹھوں بجلی کے قمقمے روشن کر دیئے گئے۔ اس سلسلہ میں منارۃ المسیح کی بجلی کی درستی کے کام میں مکرم قریشی سعید احمد صاحب درویش نے مستعدی سے کام کیا فجزاہ اللہ تعالیٰ۔

استقبال اور پُر از محبت ملاقات

محترم صاحبزادہ صاحب کی تشریف آوری کے موقعہ پر انتظام یہ کیا گیا تھا کہ تمام احباب کرام مسجد مبارک کے گیٹ سے لیکر مسجد مبارک کے نیچے سے ہوتے ہوئے گلشنِ احمد کے وسیع احاطہ میں ترتیب وار جمع ہو گئے۔ جبکہ پانچوں گیٹوں پر ہر تنظیم کے دو دو نمائندگان ہاتھوں میں گلدستے لئے کھڑے تھے۔ جونہی محترم صاحبزادہ صاحب کی کار ہر گیٹ کے پاس سے گذرتی نمائندگان اپنی تنظیم کی طرف سے خیر مقدمی دعائیہ کلمات کہتے ہوئے محبت وخلوص کے ساتھ گلدستہ محترم صاحبزادہ صاحب کی خدمت میں پیش کر دیتے۔ جونہی آپ کی کار مسجد مبارک کے گیٹ کے پاس پہنچی آپ باہر تشریف لائے تو نعرۂ تکبیر۔ اسلام زندہ باد۔ حضرت خاتم الانبیاء زندہ باد۔ حضرت مسیح موعود زندہ باد۔ انسانیت زندہ باد کے فلک شگاف روحانی نعروں سے فضا گونج اٹھی۔ زیادہ رات ہو جانے اور سردی کی وجہ سے حضرت امیر صاحب کے ارشاد کے مطابق محترم صاحبزادہ صاحب نے سب احباب اور ننھے بچوں سے باری باری مصافحہ کرنے پر ہی اکتفا فرمایا۔ بہت سے احباب نے محترم صاحبزادہ صاحب کی گلپوشی بھی کی۔ اس موقعہ پر مستورات اور بچیوں کی ایک بھاری تعداد مسجد مبارک اور دالان حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا میں جمع تھی۔ اس طرح ان سب کو بھی استقبال کرنے اور اپنے دلی جذباتِ خلوص ومحبت کے اظہار کا موقع مل گیا۔

اس طرح پونے تین ماہ بعد محترم صاحبزادہ صاحب کی قادیان میں کامیاب مراجعت پر استقبال کی تقریب حسب دلخواہ نہایت خوش اسلوبی سے اختتام پذیر ہوئی۔

شیرینی کی تقسیم:- اگلے روز بعد نمازِ جمعہ حسب فیصلہ استقبالیہ سب کمیٹی لوکل انجمن احمدیہ کے زیر اہتمام تمام مقامی احباب میں شیرینی بھی تقسیم ہوئی فالحمد للہ۔

شکریہ احباب اور درخواستِ دُعا

میری بیٹی امۃ النسیم کے خطرناک اپریشن اور مہلک بیماری کے سلسلہ میں مختلف مقامات سے بعض احباب نے از راہِ ہمدردی خطوط ارسال فرما کر حقیقتِ حال کا استفسار فرمایا ہے۔ سو میں ان تمام دوستوں کی اس بے لوث ہمدردی کا شکریہ ادا کرتے ہوئے عرض پرداز ہوں کہ عزیزہ موصوفہ کا نہ صرف ریڑھ کی ہڈی کا ہی اپریشن ہؤا ہے بلکہ اس کے ساتھ ہی دونوں ٹانگوں کا بھی اپریشن کیا جا کر وہاں سے ہڈی نکال کر ریڑھ کی ہڈی میں فٹ کر دی گئی ہے۔ بقول ڈاکٹر صاحبان یہ میجر اپریشن تھا۔ سو محض خدا تعالیٰ کے فضل وکرم اور بزرگانِ سلسلہ و احباب کرام کی دعاؤں کی برکت سے تمام اپریشن کامیاب ہوئے ہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ آمدہ بدھ کو ٹانکے بھی کھل جائیں گے۔ اور خدا نے چاہا تو دو چار یوم تک مریضہ کو ہسپتال سے چھٹی ہو جائیگی میں جملہ احباب کرام و بزرگانِ سلسلہ کی بے لوث ہمدردی کا جو کہ دعاؤں وغیرہ سے فرمائی گئی ہے تہِ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ خاکسار محمد صدیق فانی نزیل قادیان۔

درخواستِ دعا:- میری بچی عزیزہ عابدہ سلمہا ایک ماہ سے درد گردہ سے بیمار ہے۔ احباب سے درخواست ہے کہ عزیزہ کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دُعا فرمائی جائے۔

خاکسار: ڈاکٹر محمد عابد قریشی۔ شاہجہانپور

یہ مت خیال فرمائیے!

کہ آپ کو اپنی کار یا ٹرک کے لئے اپنے شہر سے کوئی پُرزہ نہیں مل سکا تو وہ پُرزہ نایاب ہو چکا ہے۔ آپ فوری طور پر ہمیں لکھئے یا فون یا ٹیلیگرام کے ذریعہ ہم سے رابطہ پیدا کیجئے۔ کار اور ٹرک پٹرول سے چلنے والے ہوں یا ڈیزل سے، ہمارے ہاں ہر قسم کے پُرزے دستیاب ہو سکتے ہیں ---!!

AUTO TRADERS
16 MANGOE LANE CALCUTTA-1

آٹو ٹریڈرز
۱۶ مینگو لین کلکتہ ۱

فون نمبرز 23-1652 / 23-5222

تار کا پتہ: "Autocentre"

کرومر لیدر اور بہترین کوالٹی ہوائی چپل اور ہوائی شیٹ کے لئے ہم سے رابطہ قائم کریں:-

آزاد ٹریڈنگ کارپوریشن
۵۸/۱ فیرس لین کلکتہ ۱۲

AZAD TRADING CORPORATION
58/1 PHEARS LANE
CALCUTTA-12.

جلسہ سالانہ قادیان میں شامل ہونیوالے دوستوں کی خدمت میں

ضروری گذارش

امسال جلسہ سالانہ قادیان میں شامل ہونے والے احباب کی سہولت کے لئے ریلوے حکام کی خدمت میں درخواست کی گئی ہے کہ مورخہ ۱۴ر دسمبر سے ۲۴ر دسمبر تک کے ایام میں امرت سر اور قادیان کے درمیان دو سپیشل گاڑیاں چلائی جائیں۔ مثلاً :-

(الف) ایک سپیشل ٹرین جو ایک بجے بعد دوپہر امرت سر ریلوے سٹیشن سے قادیان کے لئے روانہ ہو جس میں 5 - اَپ ہوڑہ امرتسر میل - بمبئی دہلی امرتسر فرنٹیر میل - اور دہلی امرتسر جنتا ایکسپرس کے ذریعہ امرتسر پہنچنے والے دوست بآسانی قادیان پہنچ سکیں گے۔

(ب) اسی طرح ایک سپیشل ٹرین تین بجکر پندرہ منٹ پر قادیان سے امرتسر کے لئے روانہ ہو جس کے ذریعہ وہ دوست جنہوں نے پونے پانچ بجے کے بعد امرت سر سے چلنے والی ٹرینوں مثلاً امرت سر دہلی جنتا ایکسپرس - 6 - ڈاؤن امرت سر ہوڑہ میل۔ اور 32 - ڈاؤن امرت سر دہلی بمبئی فرنٹیر میل۔ میں سفر کرنا ہو وہ بر وقت امرتسر پہنچ سکیں گے۔

★ — فی الحال یہ تجویز ہے جس پر ریلوے افسران غور کر رہے ہیں۔ ممکن ہے کہ اس کی منظوری مل جائے مگر احباب جماعت کو اطلاع دینے کا موقعہ نہ ملے کیونکہ اخبار "بدر" کا یہی پرچہ ہے جس کے ذریعہ احباب جماعت کو اس کی اطلاع دی جا سکتی تھی۔ بہتر ہوگا کہ امرت سر ریلوے سٹیشن پر پہنچنے والے احباب وہاں سٹیشن ماسٹر صاحب یا سٹیشن پر موجودہ عملہ استقبال کے خدام سے اس انتظام کے بارے میں دریافت کرکے اس سہولت سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھائیں تاکہ آئندہ بھی سہولت کے لئے ریلوے حکام سے درخواست کی جا سکے۔

اللہ تعالیٰ سب احباب کا حافظ و ناصر ہو اور یہ سفر ہر لحاظ سے آسان اور بابرکت فرمائے آمین

افسر جلسہ سالانہ قادیان

مجالس انصار اللہ بھارت کی سرگرمیاں

سکندر آباد (آندھرا)۔ زعیم : محمد احمد صاحب۔

۹ر ستمبر ۷۳ء بروز اتوار زیر صدارت محمد احمد صاحب زعیم ایک تربیتی اجلاس ہوا۔ مکرم حافظ صالح محمد الٰہ دین صاحب نے سورۂ بقرہ کی ابتدائی سترہ آیات کی تلاوت کی۔ پھر عہد دہرانے کے بعد زعیم صاحب نے ۱۰ر اگست ۷۳ء کے اجلاس کی روئداد سنائی۔ پھر محترم حافظ صاحب موصوف نے سورۂ بقرہ کی ابتدائی آیات کا درس دیا۔ بعد ازاں کتاب دعوۃ الامیر کا درس دیا گیا۔ مکرم سیٹھ علی محمد الٰہ دین صاحب نے دعوۃ الامیر کے امتحانی حصہ پر روشنی ڈالی۔ پھر عہد نامہ دہرانے کے بعد جلسہ برخاست ہوا۔

بنگلور (میسور)۔ زعیم : بی۔ ایم بشیر احمد صاحب۔

مجلس کا اجتماع ہر تیسرے جمعہ کو بعد نماز ہوتا ہے۔ چنانچہ اس عرصہ میں پابندیٔ نماز اور نماز کو صحیح رنگ میں ادا کرنے پر زور دیا گیا۔ اور نماز کے آداب بتائے گئے۔ قریباً تین صد مسلمان سرکاری گریڈڈ عہدیداروں کو سلسلہ کا لٹریچر پہنچایا گیا۔ اوسط حاضری نصف سے زیادہ رہی۔

بھبنیشور (اڑیسہ)۔ زعیم : سید منظور احمد صاحب۔

نوجوانوں کو اخلاقی مسائل کے متعلق نوٹ اور مفید حوالہ جات لکھوائے گئے۔ ایک مسلمان ڈپٹی صاحب سے تبادلہ خیالات کیا گیا۔ ایک عیسائی پادری صاحب سے وفاتِ مسیح۔ انکشاف کفن حضرت مسیح کے بارہ میں بحث ہوئی۔ انہیں اس سے متعلق لٹریچر دیا گیا۔

اظہارِ تشکر اور درخواستِ دُعا

میری لڑکی مبارکہ بیگم بی۔ اے اہلیہ سید غلام احمد صاحب ربانی ایم ایس سی جیولوجسٹ اڑیسہ گورنمنٹ جو کہ میرے چھوٹے بھائی سید عبد القدیر صاحب آف کٹک کی بہو ہے اس سال اللہ تعالیٰ کے فضل اور بزرگان کی دعاؤں سے بی ایڈ کے امتحان میں نمایاں کامیابی حاصل کی ہے۔ الحمد للہ۔ احباب اس کی مزید ترقیات کے لئے دعا فرمائیں۔ اس خوشی میں خاکسار کی طرف سے شکرانہ فنڈ میں دس روپیہ اور اعانتِ بدر میں پانچ روپے ادا کئے گئے ہیں۔

۲۔ میرا منجھلا لڑکا سید ظفر احمد ایم کام جو بنک آف انڈیا میں قریباً دو سال سے پروبیشنری افسر ہے اب جلد اپنی ملازمت میں Confirm ہونیوالا ہے۔ نیز گذشتہ نومبر کے آخر میں انڈین انسٹیٹیوٹ آف بنکرز کے زیر اہتمام CAIIB کے Part I کے امتحان میں شریک ہوا ہے اس کے لئے

قادیان میں عید کی قربانیوں کیلئے

دوست جلد اطلاع دیں

حسبِ سابق امسال بھی عید الاضحیہ کے موقع پر قادیان میں بیرون جات کے احباب جماعت کی طرف سے قربانی کا جانور ذبح کرنے کا انتظام کیا جا رہا ہے۔ ایسا کرنے سے ایک تو آسانی کے ساتھ ان صاحب کے ذمہ کا فرض ادا ہو جاتا ہے اور ساتھ ہی قربانی کے گوشت سے قادیان میں مقیم احباب استفادہ کر سکتے ہیں۔ لہذا اس اعلان کے ذریعہ سے دوستوں کو مطلع کیا جاتا ہے کہ وہ اپنے لئے قربانی کے جانور کی رقم جلد از جلد مجھے بھجوا دیں تاکہ انتظام میں سہولت رہے۔ اس وقت قادیان میں قربانی کے جانور کی قیمت کم از کم ۸۰/- روپے ہے۔

امیر جماعتِ احمدیہ قادیان

جلسہ سالانہ کے واپسی سفر کیلئے ریلوے ریزرویشن

جو دوست جلسہ سالانہ قادیان سے فارغ ہونے کے بعد واپسی پر اپنی ریلوے برتھ یا سیٹیں ریزرو کروایا کرتے ہیں وہ فوری طور پر ایسی اطلاع دیں تا اُن کی برتھ یا سیٹیں حسب پسند ریزرو کروائی جا سکیں۔ حسب ذیل امور کی وضاحت ضروری ہے :-

(۱) تاریخِ واپسی (۲) از امرت سر تا فلاں سٹیشن (۳) نام۔ عمر۔ پورا یا نصف ٹکٹ۔

(۴) ٹرین کا نام جس پر واپسی سفر کرنا ہے۔

ریزرویشن کے لئے ریلوے کے جدید قواعد کے بارہ میں مختلف اطلاعات سننے میں آ رہی ہیں۔ اسلئے احباب ابھی سے اطلاع دے دیں تا کسی طرح کی دقت واقع نہ ہو۔

افسر جلسہ سالانہ قادیان

تحریک جدید کے سالِ نو کا آغاز

براستہ لنڈن اطلاع ملی ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تحریکِ جدید کے سالِ نو کا آغاز فرما دیا ہے۔ یہ موقع بہت غنیمت ہے اور خدمتِ اسلام کے لئے اپنے اموال کو قربان کرنے کا وقت ہے۔ احباب جلد از جلد اپنے وعدہ جات دفتر میں ارسال کر دیں اور ادائیگی کی طرف بھی توجہ فرمائیں۔

وکیل المال تحریکِ جدید قادیان

پن کوڈ نمبر

جملہ خریداران بدر کی اطلاع کے لئے تحریر ہے کہ وہ فوری طور پر اپنے اپنے ڈاک خانہ کا پن کوڈ نمبر ضرور تحریر کریں تا بروقت اُن تک اخبار بدر پہنچ سکے۔ ڈاک خانہ کے قانون کے لحاظ سے یہ بیحد اہم ہے۔ ڈاک خانہ قادیان کا پن نمبر 143516 ہے۔ قادیان خط لکھتے وقت یہ نمبر درج کیا کریں۔ بشکریہ۔

(مینیجر بدر)

کا کانفرمیشن اور امتحان میں نمایاں کامیابی کے لئے درخواستِ دعا ہے۔

(۳) میرا چھوٹا لڑکا سید ناصر احمد بی کام جو آج کل ایل ایل بی کی تعلیم حاصل کر رہا ہے دسمبر کے شروع میں ویسٹ بنگال پبلک سروس کمیشن کے زیر اہتمام ویسٹ بنگال آڈٹ و اکاؤنٹس سروس کا امتحان دینے والا ہے جملہ بزرگانِ سلسلہ اور احباب جماعت عزیز موصوف کی نمایاں کامیابی کے لئے دُعا فرمائیں۔

خاکسار : سید کریم بخش
امیر جماعتِ احمدیہ کلکتہ۔